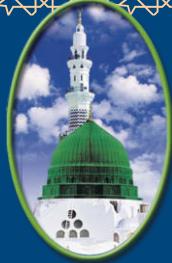


# دھر ان اسلام

ماہنامہ

جون 2019ء



## اولیاء اللہ کی شان، مقام اور مرتبہ

شیخ الاسلام ذکر محدث القادی کا خصوصی خطاب

پہاڑ سوسائٹی کی تشکیل  
میں خواتین کا کردار

نفس انسانی کی اخلاقی تربیت  
کانبوی طریق

سانحہ ماذل ٹاؤن کے 5 سال، اسیران انقلاب اور حصول انصاف کی جدوجہد

تنظیمی و تربیتی کمپ 2019ء

خصوصی رپورٹ

## انسانی جسم رنگوں کا مجموعہ ہے

معروف محقق سائنسدان گل قهر اپسٹ ڈاکٹر شمینہ تعظیم یوسف عظیمی سے خصوصی گفتگو

# منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام تنظیمی و تربیتی کمپ 2019ء کی تصویری جھلکیاں



جون 2019ء

ماہنامہ دختران اسلام ایڈیشن

# بیکم رفت جبین قادری

## قرۃ العین فاطمہ

### فہرست

- 4 (سماں ماذل ٹاؤن کے 5 سال بایران انقلاب اور حصول انصاف کی جدوجہد)
- 6 اولیاء اللہ کی شان اور مقام دمرتبہ  
مرتبہ: نازیہ عبد اللہ
- 9 نفس انسانی کی اخلاقی تربیت کا بنیوی طریق  
آمنہ افضل
- 14 پُر امن سوسائٹی کی تخلیل میں خواتین کا کردار  
نور اللہ محمد علی
- 16 احوال و مقاماتِ سوچیاء (مقام انزہد)  
ثمن زہرہ
- 18 (تمہرہ کتاب) "انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء کا جائزہ" ڈاکٹر فرشتہ سعیل  
انسانی جسم رگوں کا مجموعہ ہے (انزو و یون: ڈاکٹر شمیمہ تعظیم یوسف عظیمی ہکل قراپس)
- 20 (آپ کی حصت) پانی زندگی کی اساس ہے  
وشاء وحید
- 23 ثبت انسانی رو یے قوموں کی ترقی کا پابند  
مرتبہ: ناریہ عروج
- 25 خصوصی رپورٹ  
تنظیم اور تربیتی کمپنی 2019ء
- 27 Hadia Hashmi  
World environment Day

# دخترانِ اسلام

جلد: 26 شمارہ: 6 / شوال ۱۴۲۰ھ / جون 2019ء

### ام جبیہ

### نازیہ عبد اللہ

### مجلس مشاورت

نور اللہ محمد علی، ڈاکٹر فرشتہ سلطانہ، ڈاکٹر نبیلہ احشاق  
ڈاکٹر شاہدہ مغل، ڈاکٹر فرشتہ سعیل، ڈاکٹر سعدیہ فරصلہ  
مسز فریدہ سجاد، مسز فرج ناز، مسز حلیمه سعیدیہ  
مسز راضیہ نوید، سدرہ کرامت، مسز رانیہ علی  
ڈاکٹر زیب النساء سرویہ، ڈاکٹر لورین روڈی

### رائٹرز فورم

آسیہ سیف، ہادیہ خان، جویریہ سحرش  
جویریہ وحید، ماریہ عروج، سمیعہ اسلام

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشfaq ائم  
گرافس: عبدالسلام — فوگرانی: تاضی محمود الاسلام

رائٹر: ڈاکٹر نبیلہ احشاق بھید، امریکہ۔ 15:12ا م، مشرق، علی بخوبی مہمان القرآن برائی کا نوت نمبر 01970014583203 ماذل نائزہ لاہور

ترسلی زنگایہ: فتحی آندر ایکسپریس، ڈاکٹر نبیلہ احشاق القرآن برائی کا نوت نمبر 01970014583203 ماذل نائزہ لاہور

رایط: مہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماذل ٹاؤن لاہور  
فون نمبر: 042-51691111-3 فیکس نمبر: 042-35168184

Visit us on: [www.minhajsisters.com](http://www.minhajsisters.com) E-mail: [sisters@minhaj.org](mailto:sisters@minhaj.org)

جنون 2019ء

اَلَا اَنَّ اُولَئِاءِ اللَّهُ لَا يَحْزُفُ  
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ。الَّذِينَ امْنَوْا  
وَكَانُوا يَسْتَقِرُونَ。لَهُمُ الشُّرُّا فِي الْحَيَاةِ  
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ طَ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ  
اللَّهِ طَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ。وَلَا يَحْزُنُكُ  
قُولُهُمْ اَنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا طَ هُوَ السَّمِيعُ  
الْعَلِيمُ。 (یونس، ۱۰: ۶۲ تا ۶۵)

”خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ  
کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں  
گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور  
(ہمیشہ) تقویٰ شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا  
کی زندگی میں (بھی عرت و مقبولیت کی)  
بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و  
شفاعت کی) یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی  
صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور  
آخرت میں بھی حکیم مطلق کے جلوے اور  
دیدار، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی  
وہ عظیم کامیابی ہے۔ (اے حبیب مکرم!) ان  
کی (عناد و عداوت پر مبنی) گفتگو آپ کو غمگین  
نہ کرے۔ بے شک ساری عزت و غلبہ اللہ ہی  
کے لیے ہے (جو مجھے چاہتا ہے دیتا ہے)، وہ  
خوب سننے والا جانے والا ہے۔“

(ترجمہ عرفان القرآن)

عَنْ سَفِيَّةَ قَالَ رَكِبَتُ الْبَحْرَ  
فِي سَفِيَّةَ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا  
فَطَرَحَنِي فِي أَجْمَعِهِ فِيهَا أَسْدٌ فَأَمْ بِرَغْنِي إِلَيْهِ  
فَقُلْتُ: يَا أَبا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ  
فَطَاطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَرَ بِمَنْكِي شَقِّي فَمَا زَالَ  
يَغْمُرُنِي وَيَهْلِكُنِي إِلَى الطَّرِيقِ حَتَّى وَضَعَنِي  
عَلَى الطَّرِيقِ فَلَمَّا وَضَعَنِي هُمْ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ  
يَوْدُعُنِي رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَعْرَارِي فِي الْكَبِيرِ  
وَالْبَطَرَانِي وَالْبَعْوَوِي فِي شَرْحِ السُّنْنَةِ وَقَالَ  
الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ لِلْإِسْنَادِ۔

”حضرت سفينة ﷺ سے مردی ہے  
کہ میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی  
ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تنget پر سوار ہو گیا  
اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پہنچ دیا جو شیر کی  
کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ (اچانک) وہ  
شیر سامنے تھا۔ میں نے کہا: اے ابو الحارث  
(شیر)! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں تو اس  
نے فوراً اپنا سرخم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے  
اشارة کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور  
رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ  
پر منہ ڈال دیا پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر  
ڈال دیا تو وہ دھی میں آواز میں غمزدیا۔ سو میں سمجھ  
گیا کہ وہ مجھے الوداع کہہ رہا ہے۔“

(المنہاج التوی، ص ۷۰)



تعصیر

آپ کو اپنے صوبے سے محبت اور انیٰ مملکت سے محبت کے درمیان تمیز روا رکھنی ہو گئی طرف سے عائد کردہ فرض ہمیں ایک ایسی راہ پر لے جاتا ہے جو صوبائی محبت سے بالاتر اور ماورا ہے۔ اس نظر پر آنے کیلئے وسیع تر بصیرت اور بلند حبِ الہنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ مملکت کا فرض تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے ذاتی، مقامی یا صوبائی مقادمات کو مقام عامہ کے تالیع کرنے کیلئے ہمہ وقت تیار رہیں۔

(اسلامیہ کانگریس، پشاور، 12 اپریل 1948ء)



خواب

تری دعا سے قضا تو بدل نہیں سکتی  
مگر ہے اس سے یہ ممکن کہ تو بدل جائے  
تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا  
عجوب نہیں ہے کہ یہ چار سو بدل جائے  
(ضربِ کلیم، ص: ۱۰۵۲)

محیل



سو سائٹی میں عورت کے لیے ایسے موقع پیدا  
کرنے چاہیں تاکہ وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو استعمال کرتے  
ہوئے سوسائٹی کو بہتر بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کر سکے۔  
اس کے بر عکس خواتین کو گھر بیو کام کا ج، بچوں کی دیکھ بھال  
کے لیے سمجھا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث نے عورت کے فرائض  
و واجبات میں یہ چیزیں کہیں نہیں بیان کیں کہ وہ گھر کے کام  
کا ج کرے۔ اگر عورت یہ کام کرتی ہے تو مرد پر احسان کرتی  
ہے مگر یہ عورت کی شرعی ذمہ داریوں میں نہیں ہے۔  
(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری)

## سانحہ ماذل ٹاؤن کے 5 سال، اسیран انقلاب اور حصول انصاف کی جدوجہد

ہم شہرائے سانحہ ماذل ٹاؤن کی 5ویں برسی اس دعا کے ساتھ منا رہی ہیں کہ اللہ رب العزت ہماری شہید بہنوں تجزیلہ امجد اور شازیہ مرتضی کی قبروں کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنائے اور ہمارے بھائی جو سانحہ ماذل ٹاؤن میں شہید کر دیئے گئے ان کے درجات بلند اور ان کے ورثاء کو ہر قسم کی دیناوی تکالیف سے محفوظ و مامون رکھے، 17 جون 2014ء کے دن سابق "شریف" حکمرانوں نے اپنی غمذہ پولیس کے ذریعے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی رہائش گاہ اور منہاج القرآن کے مرکزی سیکریٹریٹ پر دھاوا بولا اور مذموم مقاصد کی تکمیل کیلئے نہتے کارکنان جن میں خواتین بھی شامل تھیں کو گولیوں سے چھلکی کرتے ہوئے چاردا بواری کا تقدس پامال کیا، پولیس ماذل ٹاؤن ایم بلک میں جن حفاظتی پیریز کو تجاوزات قرار دے کر ہٹانے آئی تھی وہ پیریز لاہور ہائیکورٹ کے حکم پر اسی ماذل ٹاؤن پولیس نے اپنے ہاتھوں سے لگائے تھے اور ان کی حفاظت بھی آخری دن تک پولیس ہی کرتی رہی، پاچ سال کے بعد بھی سانحہ ماذل ٹاؤن کے شہداء کے ورثاء کو انصاف نہیں ملا، تجزیلہ امجد شہید کی بیٹی بسمہ امجد حصول انصاف کے لیے عدالتوں اور چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کے دفتر کے چکرکاٹ رہی ہے مگر کوئی پرسان حال نہیں ہے، 5 سال سے شہدائے ماذل ٹاؤن کے ورثاء کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ سانحہ ماذل ٹاؤن کی غیر جانبدار تقییش کروائی جائے، سابق چیف جسٹس میاں ثاقب شارنے انصاف اور انسانیت دوستی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بسمہ امجد کی درخواست پر نوش لیا اور سانحہ ماذل ٹاؤن کی غیر جانبدار تقییش کی قانونی راہ ہموار کی مگر ان کے رخصت ہوتے ہی غیر جانبدار ہے آئی ٹی کو کام کرنے سے روک دیا گیا، جس وقت غیر جانبدار ہے آئی ٹی کو کام کرنے سے روکا گیا اس وقت وہ اپنا بیٹھر کام مکمل کرچکی تھی اور محض روپڑ کی کمپوزگ کار محملہ باقی تھا، شہدائے ماذل ٹاؤن کے ورثاء غیر جانبدار ہے آئی ٹی کو کام اور روپڑ مکمل کرنے سے روکے جانے والے عدالتی حکم کو معطل کروانے کے لیے لاہور ہائیکورٹ میں قانونی جنگ لڑ رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ کامل انصاف اور سانحہ کے ذمہ داروں، ماسٹر مائیڈر، سہولت کاروں کو انجام تک پہنچانے تک لڑی جاتی رہے گی - 17 جون 2014ء کے دن درندہ صفت پولیس اہلکاروں نے بچوں، بوڑھوں، خواتین کو انتہائی سفاکیت سے تشدید کا نشانہ بنایا، بعض پولیس افسران نے جسمی کی تمام حدود پار کرتے ہوئے ہماری بہنوں تجزیلہ امجد اور شازیہ مرتضی کو میڈیا کے کیمروں کے سامنے گولیاں مار کر شہید کیا گیا، گولیاں چلاتے والوں اور انہیں حکم دینے والے اعلیٰ پولیس افسران نے خواتین کو شہید کر کے جو "کارنامہ" انجام دیا اس کی سیاہی پورے پنجاب پولیس ڈیپارٹمنٹ کے چہرے پر آج بھی ملی ہوئی ہے، دنیا کے کسی بھی مہذب معاشرے میں خواتین کا احترام کیا جاتا ہے، ان کو تحفظ دینے کیلئے خصوصی قوانین بنائے جاتے ہیں، ان کی غلطیوں سے کبھی درگزر کیا جاتا ہے مگر اسلامی ملک پاکستان کی پنجاب پولیس نے 17 جون 2014ء کے دن ایک بکاؤ، کرایہ کی فورس کا کردار ادا کیا اور جرم پیشہ مقتدر عناصر کے ذاتی باڈی گاڑز کی طرح ظلم کیا، پنجاب پولیس کا سابق آئی ٹی مشتاق سکھبر 14 بے گناہوں کے قتل عام میں رہا راست ملوث ہے، اسے انسداد و ہشتگردی عدالت کی طرف سے بطور ملزم طلب کیا گیا اور بعد ازاں لاہور ہائیکورٹ نے بھی اس کی درخواست مسترد کر کے اسے ٹرائل کا حصہ بننے کا حکم دیا، جس فورس کا سر براد بے گناہوں کے قتل عام کا نامزد ملزم ہو وہ اپنے عرصہ ملازمت میں کیا کیا گل کھلاتا رہا ہو گا، اندرازہ لگانا مشکل نہیں ہے، سابق آئی ٹی کا قتل عام کے عین جرم میں ٹرائل ہونا پوری فورس کے لیے مرد و بننے کا مقام ہے، پولیس افسران عوام کے جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری بھانے کے عرض بھاری مراعات لیتے ہیں، یہ مراعات اور بھاری تنخوا ہیں انہیں عوام کے خون پسینے کے ٹیکسوں کی کمائی سے ادا کی جاتی ہیں، پولیس فورس کو جو بندوقیں اور گولیاں خرید کر دی جاتی ہیں وہ بھی عوام کے ٹیکسوں کے پسی سے خرید کر دی جاتی ہیں کہ جب بھی ریاست پاکستان کے شہریوں کو کسی ڈیکیت، امن اور

انسانیت کے دشمن سے خطرہ لافت ہوتا یہ بندوقیں اور گولیاں ان کی حفاظت کریں گی مگر انسوں عوام کے خون پسینے کی کمائی سے خریدے جانے والی یہ بندوقیں اور گولیاں عوام کے تحفظ کی بجائے ایک ایسے خاندان کے تحفظ کے لیے مقص کی گئیں جس کی لوٹ مار کے قصے شرق و غرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور اس خاندان کا بچ پچ میگا کرپشن کے کیسر میں ٹرائیں ہو رہا ہے، پنجاب پولیس صوبہ کے 10 کروڑ عوام کی حفاظت کی بجائے جس خاندان کی حفاظت کرتی رہی وہ سارے کا سارا خاندان قاتل اور چور تکلا، یہ قاتل کچھ جیل میں ہیں، کچھ مفرور اور اشہاری ہیں اور کچھ مفرور ہونے کے لیے پرتوں رہے ہیں، شریف خاندان کی یہ رسولی بجکہ بنسائی، اللہ کا امر اور انصاف ہے مگر ابھی کامل انصاف ہونا باقی ہے، جب تک شہداۓ ماڈل ناؤن کے ورثاء کو انصاف نہیں مل جاتا اور قتل عام کا حکم دینے والے اور اس پر عمل کرنے والے اپنے انجام کو نہیں پہنچ جاتے تب تک انسانیت کے قتل عام کی سیاہی پنجاب پولیس اور اس نظام کے چہرے پر چسپاں رہے گی۔

سanhجہ ماڈل ناؤن میں خون بھانے والوں اور انسانیت پر حملہ کرنے والوں میں سے کسی کو 5 سال گزر جانے کے بعد بھی سزا نہیں ملی مگر جن افراد نے سanhجہ ماڈل ناؤن کے ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ان پر پولیس نے دھنگردی کے جھوٹے مقدمات درج کیے اور ان جھوٹے مقدمات پر 107 کارکنان کو 5 سال اور بعض کو 7 سال کی سزا سنایا جیل بھیج دیا گیا، ظلم کے خلاف احتجاج کرنے والے یہ 107 کارکنان اس وقت صوبہ کی مختلف جیلوں میں سزاکاٹ رہے ہیں، اسیران کی فیملیز سے اغہار بھتی کے لیے منہاج القرآن ویکن لیگ کی تین ٹیموں نے خوشاب، میانوالی اور بھکر میں متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی، یہ ٹیموں جب اسیران کے ورثاء کو ملیں تو قرون اولی کے مسلمانوں کی یادیں تازہ ہو گئیں، لواحقین کا عزم، استقامت اور جذبہ دیکھ کر ویکن لیگ کی رہنمای اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں، الحمد للہ جس طرح قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ایک جو ات مند اور با حوصلہ شخصیت ہیں اسی طرح ان کے کارکنان بھی پر عزم، پر جوش، حوصلہ اور صبر و ضبط والے ہیں۔ بھکر کی فیملیز ایسی بھی ہیں کہ جن کے گھر کا واحد کفیل قید کر دیا گیا مگر ان کے لبوں پر بھی کوئی حرف شکایت نہیں ہے، خوشاب، میانوالی، بھکر میں کچھ بزرگ ماڈل سے بھی ملاقات ہوئی، ایک بزرگ مان نے بتایا کہ میرا جو اس سال بیٹا جسے نائن قید کر دیا گیا وہی مجھے کھانا کھلاتا تھا اور اپنے باتھوں سے دوائی پلاتا تھا، اب میں ایکلی ہوں میرے پاس کوئی نہیں لیکن میرا دل مطمئن ہے کہ میرا بیٹا کسی جرم پر جیل نہیں گیا بلکہ وہ مظلوموں کی آواز بنا اور انہیں انصاف دلانے کی جدوجہد کرتے ہوئے پابند سلاسل ہوا، اللہ ہمارے ساتھ ہے ہم ایکلے نہیں ہیں، اسیران کی فیملیز کی زبانوں پر ایک بھی جملہ تھا کہ ہم حق پر ہیں، ہمیں کوئی ندامت نہیں ہے، اسیران کی فیملیز نے بتایا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے تربیت یافتہ یہ اسیران جیلوں میں بھی اسلام، امن، محبت اور روداری کی خوبیوں اور روشنی پھیلائی ہے ہیں، وہ وہاں پر نمازیں پڑھاتے ہیں، عبادت میں مصروف رہتے ہیں، لوگوں کو دینی علوم اور کردار سے آشنا کر رہے ہیں، وہ اپنے قائد کے احکامات جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی بجالا رہے ہیں، اللہ نے اس عارضی تکلیف کے ساتھ بھی ان کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی ہیں۔ بھکر میں اسیران کی فیملیز سے محترمہ سدرہ کرامت (ناظمہ منہاج القرآن ویکن لیگ)، آمنہ بتول، انبیاء الیاس، ارشاد اقبال نے ملاقاتیں کیں۔ جبکہ میانوالی میں عائشہ مبشر، حاجرہ بی بی اور صائمہ نور نے اور خوشاب میں فرح ناز، سدرہ کرامت اور ایلہا الیاس نے ملاقاتیں کیں۔ انسداد دھنگردی عدالت سرگودھا نے جب 107 کارکنان کو سزا میں سنا کیں تو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری یہ وہی دورہ پر تھے، انہوں نے اس خبر پر گھرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ یے گناہ اور مظلوم کارکنان کو انصاف ملے گا اور انہیں انصاف اور رہائی دلانے کی جدوجہد اسی طرح کریں گے جس طرح شہداۓ ماڈل ناؤن کے انصاف کیلئے کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک خصوصی پیغام میں کہا کہ میرے کارکن میرے بیٹے اور بیٹیاں ہیں میں ان کے دکھ درد سے خود کو لا تعلق نہیں رکھ سکتا، انہوں نے مرکزی رہنماؤں کو بھی خصوصی ہدایات جاری کیں کہ اسیران کی فیملیز کا بھرپور خیال رکھا جائے، انہوں نے کہا کہ اسیران ظلم کے خلاف سراپا احتجاج تھے اور مظلوموں کا ساتھ دے رہے تھے۔ انشاء اللہ ان کا بال بھی بیکا نہیں ہو گا اور بہت جلد وہ رہا ہوں گے۔ ان کی رہائی کی جگہ ہر بڑی عدالت میں لڑیں گے۔

# اولیاء اللہ کی شان اور مقام و مرتبہ

”بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے“

**اولیاء اللہ کے چہرے قیامت کے رو رچود ہوں گے گچاندگی طرح چمک دار ہوں گے**

مرتبہ: نازیع عبدالستار

ہمارے باہترین ہم نشین کون ہے؟ فرمایا: وہ جس کا دیدار تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلائے اور جس کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے اور جس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔“

حضرور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایسے لوگ ہوں گے کہ جو نہ تو نبی ہوں گے اور نہ شہید مگر اتنے اوپنے مقام پر اللہ کے قرب میں بیٹھیں ہوں گے کہ جس پر قیامت کے دن نبی اور شہید بھی رٹک کریں گے، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خدا کے لیے زرال کی وضاحت سمجھی، ان کی علامت بیان کریں، تاکہ ہم ان کو پہچان سکیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟

یہ سوال سن کر آقا ﷺ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا، پھر آقا ﷺ نے فرمایا:

”وَمُخْلِفُ قَبَّلَ مُخْلِفُ شَهْرِهِ وَمُخْلِفُ عَالَقَوْنِ سے ہوں گے، ان کے درمیان خونی رشتہ داری نہ ہوگئی، وہ صفا قلب رکھتے ہوں گے، اور قیامت کے دن جب وہ آئیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ان کے لیے نور کے صوفے، کرسیاں اور مبرک پچاڑو، اللہ پاک اپنے دست کرامت سے ان کو نور کی کرسیوں پر بیٹھائے گا۔ پھر اللہ ان کے چہرے کو نور کر دے گا، ان کے چہروں سے سورج کی طرح نور نکلے گا اور ان کے لباس نور ہو جائیں گے۔

ہر شخص قیامت کے دن جب قدر تھر کاپ رہا ہوگا، ان لوگوں کو کوئی خوف نہ ہوگا، لوگ غم زدہ ہوں گے یہ غم زدہ نہ

شان اولیاء کا مقام و مرتبہ:

إِنَّ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزُنُونَ۔ (يونس، ۶۲:۱۰)

”بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔“

اسی طرح حدیث مبارکہ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما، قَالَ: سُبْلُ رَسُولٌ اللَّهِ عَنْ أُولَيَاءِ اللَّهِ؟ فَقَالَ: الَّذِينَ إِذَا رُؤُوا ذَكَرُ اللَّهَ بِهِنَّ رَوَاهُ الْإِنْسَانُ۔

(اخجہ النسانی فی السنن الکبیری، سورۃ یونس، رقم: ۳۶۲/۶)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جنہیں دیکھنے سے اللہ تعالیٰ یاد آجائے (وہ اولیاء اللہ ہیں)۔“

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَبْلَ بَيْانِ رَسُولِ اللَّهِ، أَيُّ جُلْسَاتِنَا خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ ذَكَرَ كُمُّ اللَّهِ رُؤْبَيْتُهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطَقُهُ وَذَكَرْ كُمْ بِالآخِرَةِ عَمَلُهُ۔ رَوَاهُ أَبُو يَعْلَى وَأَبْدَلِي فِي المسند، رقم: ۳۲۶/۲)

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ!

۱۔ جس کے دل میں سمندوں جیسی سخاوت اور وسعت آجائے۔

لیعنی سمندر پر جب کوئی پانی لینے کے لیے آتا ہے تو وہ نہیں پوچھتا کہ مسلمان ہو، ہندو، یہودی، عیسائی، سکھ یا بدھ مت کے پیرو کار ہو، سمندر کا منی یہ ہے کہ جو آئے اور بھر کے لے جائے۔ دلوں کی وسعت سمندوں جیسی ہو جائے اور بندہ لوگوں کی خطائیں اور غلطیاں نظر انداز کر کے سمندر کی طرح سینہ کھول دے۔

۲۔ جس کی شفقت آناتب جیسی ہو جائے۔

اس سے مراد یہ ہے جب سورج نکلتا ہے، تو وہ

اپنی شعاعیں ڈالنے کے لیے اپنے، پرانے میں تمیز نہیں کرتا، نہیں دیکھتا کہ یہ مسلمان کی زمین ہے لہذا یہاں اپنی روشنی کرے اور یہ ہندو کی زمین ہے یہاں نہ کرے، بلکہ اس کی روشنی سب کے لیے برابر ہوتی ہے۔

۳۔ جس میں زمین جیسی توضیح ہو۔

زمین کی عاجزی یہ ہے کہ زمین پر برا آدمی چل تو بھی پچھی رہتی ہے، نیک چلے تب بھی پچھی رہتی ہے، غرض ہندو، یہودی، مسلم، عیسائی، بدھ مت، سکھ جو بھی چل جاتی کہ وہ جو خدا کوئی نہیں مانتا، تب بھی زمین پچھی رہتی ہے تو اسی طرح ولی اچھے، نیک، برے سب کے سامنے توضیح میں رہتا ہے۔

جس آدمی میں تین خوبیاں پیدا ہو جائیں، فرمایا وہ

اللہ کا ولی ہو جاتا ہے مزید یہ کہ جو شخص ”میں“ اور ”تو“ کے اختلاف سے نکل جاتا ہے، اور انفراتوں کی دیواریں گرا دیتا ہے، جس کے ذریعے نفس ایک دوسرے کو غصہ پر اکساتا، بڑاتا، مارتا، قتل کرتا ہے، وہ شخص حقیقت میں اپنے نفس میں امن پا لیتا ہے، یہی تعلیم قرآن دیتا ہے۔ پھر فرمایا

فَدَأْلَحَ مِنْ زَكَّهَا وَقَدْ خَابَ مِنْ دَسْهَا

(اشنس، ۹۰-۹۱)

”بے شک وہ شخص فلاح پا گیا جس نے اس (نفس) کو (رذائل سے) پاک کر لیا (اور اس میں نیکی کی نشوونما کی)۔ اور بے شک وہ شخص نامراد ہو گیا جس نے اسے (گناہوں میں) ملوث کر لیا (اور نیکی کو دبا دیا)۔“

ہونگے، یہ سن کر صحابہ کرام یہجان میں تھے کہ ابھی آگے بات کھلے کہ یہ کون ہیں تب آقا ﷺ نے پردہ اٹھایا اور آیت پڑھی:

**أَلَا إِنَّ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا يَخُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزُنُونَ۔** (یونس: ۱۰)

”خیر دار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ غلکیں ہوں گے۔“

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی پیروی کرنے، ارادت رکھنے والے کو کیا ملے گا، آقا ﷺ نے وہ عقدہ بھی حل کر دیا۔

ابو حازم روایت کرتے ہیں اور متفق علیہ حدیث ہے کہ آقا ﷺ نے فرمایا۔

پھر وہ اپنے تعلق والے کا ہاتھ پکڑ لیں گے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے گا، دوسرا تیسرا کا، تیسرا چوتھے کا، چوتھا پانچوں گا، ہاتھوں کی زنجیر بنائیں گے۔ پہلا شخص اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھے گا، جب تک اس زنجیر کا آخری شخص جنت میں نہ چلا جائے۔

آقا ﷺ نے فرمایا اللہ نے میری امت میں ستر ہزار

لوگ ہیں جن پر حساب و کتاب نہ ہوگا اور قیامت کے دن ان کے چہرے چودہ ہویں رات کے چاند کی طرح چک رہے ہوں گے، اور وہ اپنے ساتھ ستر ستر ہزار لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے۔ اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا! اللہ نے جب یہ دیا تو آپ نے زیادہ نہیں مانگا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ یہ دے چکا میں نے مزید مانگا، میرے مولا میری امت کے لیے اور دے۔

اللہ نے کہا میرے حبیب ﷺ سارے اولیاء بغیر حساب و کتاب کے قطار اندر قطار جائیں گے، مزید دیتا ہوں کہ ان میں سے ایک ایک ولی اپنے ساتھ ستر ستر ہزار لے کر جائے گا۔

(احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۲، رقم: ۲۲)

یہ لوگ اللہ کے ذکر کی چاپی ہیں، اس لیے کہ وہ لاکھوں لوگوں کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے روشن کرتے ہیں۔

خواجہ غریب نواز کا ایک قول ہے کہ مجھے میرے شیخ نے کہا کہ جس شخص کے اندر تین باتیں پیدا ہو جائیں، وہ خدا کا ولی ہو جاتا ہے۔

دیا، جب تین دن ایثار کیا اور دوسروں کو زندہ رکھنے کے لیے کھانا دیتے رہے، اللہ نے علیؑ اور فاطمہؓ کے ایثار کو قرآن میں بیان کر دیا۔

**وَيَطْعُمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مُسْكِيْنًا وَيَتِيمًا وَأَسْبِرُوا (الإنسان، ٨:٧٦)**

”اور (اپنا) کھانا اللہ کی محبت میں (خود اس کی طلب و حاجت ہونے کے باوجود ایثاراً) محتاج کو اور یتیم کو اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔“

قرآن میں ہے کہ نفس امارہ کے خلاف جنگ کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

**إِنَّ النَّفْسَ لَا مَآرِقُهُ بِالسُّوءِ (یوسف، ٥٣:١٢)**

”بے شک نفس تو باری کا ہبہ ہی حکم دینے والا ہے۔“

**فَالْهُمَّ هَا فُجُورُهَا وَتَقْوَاهَا (الشمس، ٨:٩١)**

”پھر اس نے اسے اس کی بدکاری اور پرہیزگاری (کی تیز) سمجھا دی۔“

جب انسان امارہ سے نکل کر نفس اعلام سے بڑھ کر ملہم میں داخل ہوتا اور اپنے من میں امن اور شانتی پاتا ہے۔ اس کے بعد نفس، نفس مطمئن بن جاتا ہے، اور جب نفس کے اندر امن آ جاتا ہے، پھر مولا کی آواز آتی ہے۔

**بَأَيْمَانِهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكَ**

**رَاضِيَةً مَرْضِيَةً (النَّجْفِ، ٢٨-٢٧:٨٩)**

”اے اطبیان پا جانے والے نفس۔ تو اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ آ کر تو اس کی رضا کا طالب بھی ہو اور اس کی رضا کا مطلوب بھی (گویا اس کی رضا تیری مطلوب ہو اور تیری رضا اس کی مطلوب)۔“

امن و سکون کسی ایک ایکی مذہب کی میراث نہیں ہے، ہر مذہب میں امن ہے، خواہ کوئی ہندو ہو، خواہ کوئی مسلم ہو جو قتل و غارت گری کرتا، ظلم کرتا، دوسروں کے مارتا ہے، وہ اپنے مذہب کے خلاف بغاوت کرتا ہے، لہذا ضرورت ہے کہ سب مل کر امن اور آشتی کا علم بلند کریں، جب محبت کو عام کریں گے تو اللہ کی محبت ہمارے من میں جگہ پالے گئی، اللہ میں قیدی ہوں، قیدی غیر مسلم تھا، سارا کچھ اٹھا کے اس کو کھلا

☆☆☆☆☆

خلائق کائنات نے ساری مخلوق کو پیدا کر کے ان کے سامنے قربانی اور ایثار کی تعلیم رکھی۔

اور قرآن کی سورت کوثر بھی ایثار و قربانی کا درس دے رہی ہے، قرآن نے حضرت محمد مصطفیؐ کو، خطاب کیا اور کہا۔

**إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ (الکوثر، ١٠:٨)**

”بے شک ہم نے آپ کو (ہر خیر و فضیلت میں) بے انتہا کثرت بخشی ہے۔“

**فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحِرُ (الکوثر، ٢:١٠٨)**

”پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں (یہ ہدیہ تکفیر ہے)۔“

ایثار سے کمزور طاقت ور ہو جاتا ہے۔

علاوہ ازیں ایک دوسرے کے لیے زندہ رہنا چاہئے، انسان کی زندگی دوسرے کو زندہ رکھنے کے لیے ہو، مارنے کے لیے نہ ہو، سب سے اونچا درجہ یہ ہے کہ دوسروں کے لیے زندہ رہے، قرآن کی تعلیم میں ہے کہ

**وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَاصَّةً (الحشر، ٩:٥٩)**

”جو اُن (مهاجرین) کو دیا جاتا ہے اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہی ہو۔“

ان کے پاس ایک ٹکرا بھی ہو اور ملتا آجائے اس کو زندہ رکھنے کے لیے خود بھوکا رہتے ہیں اس کو کھلا دیتے ہیں، اسی طرح سیدنا مولا علی المرتضیؐ اور سیدہ فاطمة الزہراءؓ نے روزے رکھ، اور حسین بن کریم بن شفیع یاں کے لیے محبت کر کے تھوڑے سے جو لائے، کھانا پکایا اور شام کے وقت جو کی روٹی اور پانی سے افطار کرنے لگے ایک شخص آ گیا، اس نے کہا میں یتیم ہوں، میرے پاس کھانے کو نہیں، انہوں نے سب کچھ اٹھا کے اس کو دے دیا خود پانی سے افطار کر لیا، اگلے دن روزہ رکھا، جب افطار کا وقت آیا تو ایک اور شخص آ گیا، اس نے کہا میں مسکین ہوں، کھانا اس کو دے دیا، اور خود پانی سے افطار کر لیا، تیسرا دن کھانے کا وقت آیا، ایک قیدی نے آواز لگائی کہ میں قیدی ہوں، قیدی غیر مسلم تھا، سارا کچھ اٹھا کے اس کو کھلا

# نفسِ انسانی کی اخلاقی تربیت کا نبوی طریق

آپ ﷺ اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لیے معمون ہے کیے گئے

صدق، وفا، عہد، صبر، شکر، حرم، حیا، ایشارا فضل اعمال ہیں

امنہ افضل

فرمایا: میں اس لیے بھیجا گیا ہوں کہ اچھے اخلاق کی تکمیل  
کروں۔

بے شک آخر الزمان اچھے اخلاق کی تکمیل کے  
لیے بھیج گئے اور آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں تمام امت  
مسلمہ بڑے، پچھوٹے، نوجوان، بچے سب کے لیے اخلاق کا  
نمودن پیش کیا۔

## فضائل اخلاق:

اسلام کے نقطہ نگاہ سے اخلاق کی دو اقسام ہیں۔  
وہ اخلاق جن کو اللہ پسند فرماتا ہے، فضائل اخلاق کہلاتے ہیں  
اور وہ تمام کام جن کو اللہ پسند فرماتا ہے رذائل اخلاق کہلاتے  
ہیں۔ دین و دنیا کی سب سے بڑی نعمت محبت ہے اور لازوال  
محبت کے حصول کا بہترین ذریعہ حسن اخلاق ہے۔  
وہ اعمال جو فضائل اعمال کہلاتے ہیں وہ درج

ذیل ہیں:

- |                  |                       |          |
|------------------|-----------------------|----------|
| ۱۔ صدق           | ۲۔ وفایہ عہد          | ۳۔ صبر   |
| ۴۔ عفو و رغز     | ۵۔ شکر                | ۶۔ احسان |
| ۷۔ حرم           | ۸۔ حیاء               | ۹۔ ایثار |
| ۱۰۔ امانت و دینت | ۱۱۔ اخوت و بھائی چارہ |          |

## صدق:

صدق کے معنی ہیں سچ بولنا۔ صدق سب نیکیوں کی  
جز ہے اور نیت سے اخلاقی خوبیوں کی بنیاد ہے۔ حضرت عبد

دنیا میں اخلاقیات کے بڑے بڑے معلم پیدا  
ہوئے ہیں اور سب نے اخلاقیات پر عمل کرنے کی دعوت دی  
ہے۔ تمام نماہب کی بنیاد بھی اخلاق حسنہ پر رکھی گئی ہے۔ دنیا  
میں ایک لاکھ چوبیں ہزار ٹھیکنگ تشریف لائے سب نے اس  
بات کا اعادہ کیا کہ سچ بولنا اچھا عمل ہے اور جھوٹ بولنا براہی  
ہے۔ انصاف بھلائی ہے اور ظلم بدی ہے، خیرات نیکی ہے  
اور چوری جرم ہے، بخل عیب ہے۔ دوسرے کے کام آنا ایسی  
عادت ہے جو اللہ کے لیے پسندیدہ ہے اور حق تلفی کرنا اللہ کے  
زندگی ناپسندیدہ عمل ہے۔

تصوف کو آقاطلیہ الاسلام نے اپنی زبان میں احسان  
فرمایا: احسان تصوف ہے اور احسان کا لفظ حسن سے ہے اور  
حسن کا معنی ہے خوبصورتی، اچھائی یعنی احسان کا معنی کسی کے  
ساتھ بھلانی کرنا، اچھے اخلاق سے پیش آنا۔ اسی طرح ایمان  
امن سے ہے جس سے دلوں، جسموں، ذہنوں کو امن ملے وہ  
ایمان والا ہے اور جس سے عزت کو مسلماتی ملے وہ اسلام والا  
ہے۔ اگر کسی کے اعمال، زندگی، اخلاق اور بالتوں میں حسن ملے،  
اس کی مجلس میں بیٹھ کر اخلاق کا حسن آئے، عبادت میں حسن  
نظر آئے، ہر چیز کا حسن ملے تو گویا وہ احسان والا ہے۔ تصوف  
سارا حسن اخلاق کا نام ہے۔ حدیث مبارکہ میں ارشاد ہے:  
عن مالک انه قد بلغه ان رسول الله ﷺ: قال

بعث لاتمم مکارم الاخلاق. (امام مالک، الموطا، رقم  
الحدیث: ۱۷۲۳)

”حضرت انسؑ کو یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے

تم بھی احسان کرو گے بلکہ اگر وہ برائی بھی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔  
(ترمذی، السنن، رقم الحدیث: ۲۰۰۷)

### حیاء:

حیاء کے معنی ہیں شرم، لحاظ کرنا، حجاب وغیرہ۔  
اسلامی نقطہ نظر سے حیاء انسان کا وہ فطری و صفت  
ہے جس سے بہت سی اخلاقی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ حیاء  
انسان کو بھلا بیوں کی طرف لے جاتی ہے اور برا بیوں سے روکتی  
ہے۔ انسان کے اندر حیاء بختی کم ہو گئے اتنے ہی زیادہ نیک  
انعام وہ کرے گا اور حیاء بختی کم ہو گئے اتنے ہی اس سے برے  
انعام سرزد ہوں گے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ حضرت  
انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں:  
**الحياء من الإيمان.**  
(بخاری، اصحیح، رقم الحدیث: ۲۳)

حیاء، ایمان میں داخل ہے۔

الله مسعودؑ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی  
بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی بچ بولتے بولتے آخر  
کار سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے  
اور بدکاری جنم کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے  
بولتے اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔  
(بخاری، اصحیح، رقم الحدیث: ۲۰۹۳)

### صبر:

صبر کے لغوی معنی ہیں: روکنا۔ یعنی اپنے نفس کو  
گھبراہٹ سے روکنا اور اس کو اپنی جگہ ثابت قدم رکھنا۔  
احادیث اور آثار سے ثابت ہے کہ ایمان کے دو  
 حصے ہیں نصف شکر اور نصف صبر۔ ان دونوں سے بے خبری کا  
مطلوب ہے کہ ایمان سے محروم ہونا۔ صبر کا وصف اللہ تعالیٰ کی  
صفت بھی ہے اور صبر سے دوری کا مطلب اللہ کی صفت سے  
غافل ہونا بھی ہے۔ حضرت امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ  
حدیث قدسی میں آتا ہے کہ:

میرے اس مومن بندے کی جزاء جنت کے سوا  
اور کیا ہے کہ جس کا پیارا اس دنیا سے اخھالیا اور اس نے ثواب  
کی امید پر صبر کیا۔ (بخاری، اصحیح، رقم الحدیث: ۲۳۸)

### احسان:

احسان حسن سے مشتق ہے جس کے معنی خوبی اور  
خوبصورتی کے ہیں۔ احسان اچھی معاشرتی زندگی کا سرچشمہ  
ہے۔ عدل معاشرے میں برا بیوں کو ختم کرتا ہے تو احسان اس  
میں خوگوشواریاں پیدا کرتا ہے۔ احسان سے انسان میں محبت اور  
زی بیدا ہوتی ہے اور معاشرے میں امن قائم ہوتا ہے۔  
حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایسے نہ بنو کہ اپنی عقل سے کام نہ لوا اور رسولوں کی  
دیکھا دیکھی کام کرو اور کہنے لگو کہ اگر لوگ احسان کریں گے تو  
ہم بھی کریں گے اور اگر ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے۔  
بلکہ اپنے آپ کو اس پر مطمئن کرو کہ اگر دوسرے احسان کریں تو

### ایقاۓ عہد:

ایقاۓ عہد زبان اور عمل کی سچائی کا نام ہے۔  
ایقاۓ عہد کے معنی ہیں وعدہ پورا کرنا انسان کے باہمی  
تعاقبات میں عہد کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے اکثر

### مخلقات انسان کا امتحان یعنی آتی ہیں

## ایثار:

ایثار کا معنی ہے کہ دوسروں کی ضرورتوں کو اپنی ذات پر مقدم رکھا جائے۔ سخاوت اور بخل کے بہت سے درجات ہیں اور سخاوت کے درجات میں سے سب سے بڑا درجہ ایثار کا ہے۔ ایثار کرنے والا اپنی ضرورت ہونے کے باوجود دوسرے کی ضرورت کو مقدم سمجھتا ہے۔

حضرت انس بن مالک<sup>رض</sup> روایت کرتے ہیں:  
نبی پاک<sup>صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام</sup> نے انصار کو بلایا اور ملک بحرین بطور جاگیر دینا چاہا انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہ لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی نہ دے دیں۔

(بخاری، اصحح، رقم الحدیث: ۹۸۰)  
اخلاق حسن کا درس دنیا کے ہر منصب نے دیا ہے مگر اسلام کے نمائں اخلاق زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتے ہیں، ایک خلق کی کڑی دوسرے خلق سے ملتی ہے اور زندگی کے ہر شعبہ کو خواہ معاش ہو یا معاشرتی، اقتصادی ہو یا سیاسی ہر شعبہ کو خوشنگوار بنتی ہے۔ حضور<sup>صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام</sup> کی ذات کامل حسن اخلاق تھی اسی لیے آپ<sup>صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام</sup> کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا۔

ابھی اخلاق انسانی و قارا کا باعث بنتے ہیں اور انسان کی عزت بڑھاتے ہیں۔ ابھی اخلاق سے ہمیشہ انسانوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اخلاق انسانوں کو انسانوں، جانوروں اور تمام مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ ابھی اخلاق کی تمام تر تعلیمات حدیث قدسی میں انسانی رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔

## رزائل اخلاق:

رزائل کے معنی ہیں بری عادتیں، ناپسندیدہ عادات اور برے اخلاق، رذائل اخلاق سے افراد اور معاشروں کو روحانی اور مادی نقصانات پہنچتے ہیں اور معاشرے تباہ ہو جاتے ہیں اگر کسی قوم میں یہ عام ہو جائیں تو اس قوم کو برپا کر دیتے ہیں۔ جس طرح انسان کے اندر حسن اخلاق ہے اسی طرح بد اخلاقی انسانیت اور کائنات کو برپا کرنے والی ہے اور

معاملات کی بنیاد عہد پر ہوتی ہے۔ اگر وعدوں کی خلاف ورزی شروع ہو جائے تو سارے معاملات بگڑ جاتے ہیں۔ اسی لیے ہمارا مذہب اسلام عہد کی پاسداری کا حکم دیتا ہے۔ حدیث میں بھی عہد کو پورا کرنے اور عہد شکنی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت عمر بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ<sup>صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام</sup> نے فرمایا:

قیامت کے دن عہد شکنی کرنے والے کا جہنڈا نصب کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔ (بخاری، اصحح، رقم الحدیث: ۷۷)

## عفو و درگزرن:

عفو کے معنی میں کسی کی غلطی معاف کردینا۔ دین کی اصطلاح میں عفو سے مراد ہے کہ ظلم و زیادتی کا بدلہ لینے کی طاقت اور قدرت رکھتے ہوئے انتقام نہ لینا اور چھوڑ دینا۔ حدیث مبارکہ میں بھی عفو و درگزر کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی عزت بڑھا دیتا ہے جو عفو سے کام لیتا ہے۔ (بخاری، اصحح، رقم الحدیث: ۲۰۳۸)

## رحم:

مکار اخلاق میں رحم کو بلند مقام حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی صفات رحمٰن اور رحیم ہیں۔ رحم کا لفظ بھی انہی سے اکلا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود رحم کرنے والا مہربان اور رحم کو پسند فرمانے والا ہے۔

حضرت<sup>صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام</sup> نے رحم کے متعلق ارشاد فرمایا:

من لا يرحم لا يرحم۔ (بخاری، اصحح، رقم الحدیث: ۶۰۱۳)

جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔ مسلمان سب ملکر ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں۔ جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضاء کو چیجن نہیں ملتا، سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

مادی اور روحانی امراض کا سرچشمہ ہے۔

وہ رذائل اخلاق جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کا عجیب  
محمد مصطفیٰ ناپسند کرتا ہے اور ان سے بچنے کا حکم اللہ نے  
اپنے بندوں کو دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

| حجوم       | حد        | غیبت     |
|------------|-----------|----------|
| چغل خوری   | خیانت     | بدگانی   |
| خیش گوئی   | غور       | ریا کاری |
| غینہ و غصب | حرس و طمع |          |

## حجوم:

انسان کے سارے اخلاق میں سب سے زیادہ  
بری اور نہ صوم عادت حجوم کی ہے۔ امر واقع کے خلاف کسی  
قول و فکل کو جھوٹ کہتے ہیں۔ جھوٹ خواہ زبان سے بولا جائے  
یا عمل سے ظاہر کیا جائے یہ بری عادت ہے۔ ہمارے تمام اعمال  
کی بنیاد اس پر ہے کہ وہ واقع کے مطابق ہوں اور جھوٹ اس کی  
ضد ہے کیونکہ یہ برائی کی ہر قسم کی قوی اور عملی برائیوں کی جڑ  
ہے۔ احادیث میں حجوم سے احتساب کی بہت تاکید کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى الْكٰذِبِينَ۔ (آل عمران: ۶۱:۳)

”حجوموں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔“

## غیبت:

غیبت سے مراد کسی کو پیچھے پیچھے برا بھلا کہنا ہے کسی  
کی عدم موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہی بات اس کے  
سامنے کی جائے تو وہ اس کا برا محسوس کرے۔

حضرت ابو حیرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی  
کریمؐ نے فرمایا:

غیبت یہ ہے کہ تمہارا اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر  
کرنا جو وہ ناپسند کرے۔ اگر وہ عیب اس میں موجود ہو تو یہ اس  
کی غیبت ہے اور اگر یہ عیب اس میں موجود نہیں تو بہتان ہے۔  
(ابوداؤ، السنن، رقم الحدیث: ۲۸۷۸)

## حد:

کسی آدمی کے فضل و کمالات کو دیکھ کر رنجیدہ ہونا  
اور پھر ان کمالات کے ختم ہونے کی خواہش کرنا حد کہلاتا ہے۔  
یہ بھی ان اخلاقی امراض میں سے ایک مرض ہے جس کی آگ  
لی تپش سے انسان کی عقل اور دل سب کچھ بھرم ہوتا ہے۔

نقضان پہنچاتے ہیں اور افراد معاشرہ میں اتحاد و تجھیق کو کمزوری کرتے ہیں۔ اسی لیے اسلام ان کو ناپسند کرتا ہے اور ان سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ رذائل اخلاق معاشروں اور قوموں کو برداشت کر دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ نفس انسانی کا بگاڑ بنتے ہیں۔ انہی رذائل اخلاق کی وجہ سے انسانی نفس اخلاقیات سے دور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ اخلاقیات کسی بھی معاشرے کی بنیاد ہوتی ہیں۔ اخلاقیات تربیت کی بنیاد ہوتی ہے۔ اور اگر اخلاقیات نہ رہے تو انسان حیوان بن جاتا ہے۔

رذائل اخلاق انسان کی شخصیت کو سخن کرتے ہیں یہ دین کی نگاہ میں حرام ہیں اسی لیے ہر منہب اور معاشرے نے بھی اسے ناپسند کیا ہے۔ اگر ان کاموں کو جائز قرار دے دیا جائے تو باہمی حقوق ختم ہو جائیں گے اور کسی کی جان و مال اور عزت و آبرو محفوظ نہ رہے گی۔ اسی لیے ان سے بچنے کی تلقین فرمائی گئی ہے تاکہ نفس انسانی کی اخلاقی تربیت پاسانی ہو سکے۔

**رسول اللہ ﷺ نے نماز میں جو دعائیں کرتے تھے**

ان میں یہ جملہ بھی ہوا کرتے تھے:

اے میرے اللہ! تو مجھ کو بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمائی کر، تیرے سوا کوئی بہتر سے بہتر اخلاق کی رہنمیں دکھان سکتا اور بے اخلاق کو مجھ سے پھرا دے اور ان کو سوائے تیرے کوئی نہیں پھیر سکتا۔ (عظیٰ، احسان و تصوف، ص ۵۲)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ بھی ابھی ابھی اخلاق کی دعا کرتے اور بے اخلاق سے بچنے کی دعا کرتے ہیں۔ آپ پوری امت کے لیے سرچشمہ ہدایت اور سارا خلق عظیم تھے۔

ان احادیث کی روشنی سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے نفس انسانی نہ صرف پوری امت مسلمہ کی کس طرح تربیت کی اور ان کو رذائل اور فضائل اخلاق کی تربیت سے نواز۔ اللہ تعالیٰ انسانی نفس کو فضائل اخلاق پر عمل کرنے اور رذائل اخلاق سے دور رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔



حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

آپ میں حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو نہ باہم بعض رکھو اور نہ ناطہ توڑو اللہ کے بندو! آپ میں بھائی بھائی بن جاؤ۔ (بخاری، الحجج، رقم الحدیث: ۶۰۶۳)

### ریا کاری:

ریا کاری کا مطلب ہے دکھاو۔ اللہ کی عبادت اور اطاعت کا اصل مقصد تو اللہ تعالیٰ کی خونشوی ہے تاکہ جو بندگی بھی کی جائے اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اگر اس مقصد میں دکھاو کی نیت ہو تو یہ عمل ضائع ہو جاتا ہے اسی لیے صوفیاء کرام نے اللہ کی بندگی اور اطاعت میں ریا کو بہت بڑا گناہ قرار دیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تمھاری صورتوں اور اموال کی طرف نہیں دیکھتا بلکہ وہ تمھارے قلوب اور تمھارے اعمال کی طرف دیکھتا ہے۔ (مسلم، الحجج، رقم الحدیث: ۶۲۸)

### حرص و طمع:

طمع سے مراد لائق ہے۔ طمع برے اخلاق میں سے ایک ہے اور اس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ جو انسان لائق کرتا ہے ایک تو حلال و حرام کی تیز چھوڑ دیتا ہے دنیا کی ہر چیز خصوصاً مال کو فروخت سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش رکھنے کا نام لائق ہے۔ حرص و لائق انسان کو بے شمار مشکلات میں مبتلا کر دیتی ہے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر ابن آدم کے لیے مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کو تلاش کرے گا اور ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (بخاری، الحجج، رقم الحدیث: ۶۲۳۶)

رذائل اخلاق وہ برے اعمال ہیں جو معاشرے کو

# پہلی سوسائٹی کی تشكیل میں خواتین کا کردار

ماں بچے کی پہلی درس گاہ جو اسے انتہا پسندانہ منقی رجحانات سے بچا سکتی ہے

بچوں کو ابتدائی تعلیم خواتین اساتذہ سے دلوانی حاصل ہے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَدِيقُ الْمُحْسِنِينَ

کے ترقی یافتہ ممالک میں بچوں کو ابتدائی تعلیم خواتین اساتذہ سے دلوانی جاتی ہے چونکہ خاتون قدرتی طور پر بچے کی پروش کے حوالے سے ایک موافق مزاج کی حامل ہوتی ہے، پرانگری سطح پر اگر ایک پالیسی بنائی جائے کہ بچے کو صرف خاتون ٹھپر تعلیم دے گی تو اس سے بچے کی اچھی تعلیم و تربیت کے تقاضوں کو باحسن پورا کیا جا سکتا ہے۔

## ماں کا کردار:

بچوں کو تعلیم دینا ریاست کی اولین ذمہ داری ہے، ایک بچی جسے مستقبل میں ایک ماں کی صورت میں گھر کی سلطنت سنبھالنا ہے اس کا پڑھا لکھا اور باشعور ہونا ناگزیر ہے، اگر ہم پاکستان کو ایک پر امن ملک بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں قوم کی بیٹیوں کو تعلیم و تربیت سے ہم آہنگ کرنا ہو گا اور خواتین میں شرح خوندگی کو 100 فیصد تک بڑھانا ہو گا تاکہ وہ اپنے بچوں کو اچھے اور بے کی تیزی سکھائیں اور اسے امن کی اہمیت اور افادیت کے بارے میں معلومات مہیا کر سکیں، جب بچے کو اپنی پہلی درسگارہ سے امن، محبت، اخلاق اور رواداری کا

پڑھی لکھی اور تربیت یافتہ ماں ایک خوشحال و پر امن نسل اور معاشرہ کی تشكیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے

روان صدی کی پہلی دو دہائیاں دہشت گردی کے حوالے سے تباہ کن اثرات کی حامل رہیں، پوری دنیا نے کسی نہ کسی شکل میں دہشت گردی کے زخم ہے، یہاں تک کہ نیوزی لینڈ جیسا پر امن ملک بھی انتہا پسندی اور دہشت گردی کے مضر اثرات سے محفوظ نہ رہ سکا، اگرچہ دہشت گردی کی متعدد وجوہات ہیں جن میں جہالت، غربت، تنگ نظری، ناقص تعلیمی نظام، بیڈگورنس، تربیت سے محروم تعلیمی سسٹم اور گمراہ کن مذہبی خیالات رجحانات شامل ہیں، تاہم اب دنیا اس تجھے پر بہت بچی ہے کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے کچھ بینایی تربیتی اقدامات بروئے کار لانے ہوئے، بالخصوص اس ضرورت کو اسلامی ممالک شدت سے محسوس کر رہے ہیں، اگر ہم انتہا پسندی کے سد باب کیلئے بینایی اقدامات پر غور کریں تو ہمیں اس ضمن میں پہلا کردار ماں کا نظر آتا ہے کیونکہ ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے، پڑھی لکھی اور تربیت یافتہ ماں ایک خوشحال و پر امن نسل اور معاشرہ کی تشكیل میں اہم کردار ادا کرتی ہے، یہ بات نفیا تی سائنس سے ثابت شدہ ہے کہ 2 سے 6 سال کا عرصہ بچے کے شعور اور رجحانات کی تشكیل میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے اور یہ وہ عرصہ ہے جس کا زیادہ حصہ بچے ماں کے پاس گزارتا ہے یا پھر سکول میں، ماں اور خاتون ٹیچر بچے کی ذہن سازی میں اہم کردار کی حامل ہوتی ہیں، دنیا

تعلیم کا شعبہ سرفہرست ہے جس میں بڑی تعداد میں خواتین پیکچر رز، پروفیسرز، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ اور پرنسپل کی صورت میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں، ایسی خواتین کو چاہیے کہ وہ امن کی اہمیت پر تحقیق اور تربیت پر کام کریں، وہ جس ادارے سے مسلک ہیں وہاں پر امن کی افادیت پر پیکچر کا اہتمام کر سکتی ہیں اور اپنی سفارشات تیار کر کے حکمہ تعلیم کو بھجوائیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کو سوسائٹی کو پر امن بنانے کیلئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے۔

## فروع امن کیلئے مذہب کا کردار:

دنیا کا کوئی بھی مذہب بے گناہوں کی جان لینے کی اجازت نہیں دیتا اور نہ ہی فساد فی الارض کی تعلیمات دیتا ہے، اس حوالے سے مذہب اسلام سب سے نمایاں ہے جو ایک بے گناہ انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیتا ہے اور فساد فی الارض کو ناقابل معافی جرم قرار دیتا ہے، مذہبی ہلقوں سے وابستہ علمائے کرام، آئمہ مساجد اور مبلغین کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ امن کی اہمیت کو اجاگر کریں اور اس ضمن میں قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات عام آدمی تک پہنچائیں، خواتین کو بھی چاہیے کہ وہ نمیں تعلیم حاصل کریں اور دینی سکالر

## اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کو سوسائٹی کو پر امن بنانے کیلئے اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لانا چاہیے

کے طور پر امت کی کردار سازی کیلئے اپنا کردار ادا کریں، ہمیں خوشی ہے کہ منہاج القرآن واحد بین الاقوامی دینی اصلاحی تحریک ہے جس نے فروع امن کیلئے انسانیت کی بے مثال خدمت انجام دی اور خواتین سکالر ز کی ایک ایسی کھیپ تیار کی جو گھر جر جا کر علم اور امن کی اہمیت کو اجاگر کر رہی ہے، منہاج القرآن کی انہی خدمات پر حال ہی میں او آئی سی کی طرف سے خراج تحسین پرمنی قرارداد پیش کی گئی۔



## منہاج القرآن واحد بین الاقوامی دینی اصلاحی تحریک ہے جس نے فروع امن کیلئے انسانیت کی بے مثال خدمت انجام دی

درس ملے گا تو وہ انہی بندیوں پر آگے بڑھے گا، ہم سمجھتے ہیں کہ ابتدائی تعلیم کی فراہمی میں بھی استاد خاتون ہونی چاہیے چونکہ بچے ماں کی صحبت سے استاد کی صحبت میں آتا ہے، اگر یہاں بھی اسے استاد کی شکل میں خاتون کی تربیت میسر آئے گی تو وہ اسے باہمولت قبول کرے گا۔

## خاتون پارلینمنٹرین کا کردار:

ماں کی تربیت کے بعد قیام امن کیلئے خواتین پارلینمنٹرین کا کردار اہم ہے، وہ خواتین جو سیاست سے مسلک ہیں اور انہیں اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے رکن اسیبلی بننے کا اعزاز بھی میسر آتا ہے، انہیں چاہیے کہ وہ اسیبلیوں کے اندر ایسی قانون سازی پر فوکس کریں جو پر امن معاشرہ کی تشکیل کیلئے ضروری ہیں، اس ضمن میں نصاب تعلیم کو ہر قسم کی نفرت اور تعصباً سے پاک بنانے کیلئے قانون سازی پر انہیں زور دینا چاہیے، دہرے نصاب تعلیم کے خاتمے کیلئے انہیں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے، اس کے علاوہ خواتین پارلینمنٹرین غربت، یروزگاری اور نافضانی کے خاتمے کیلئے بھی اپنا موثر پارلیمانی کردار ادا کر سکتی ہیں اور انہیں اس محاذاہ پر اپنی ذمہ داریاں انجام دینی چاہیں، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خواتین پارلینمنٹرین قومی مفادات اور مقاصد کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی بجائے اپنی اپنی جماعتوں کے قائدین کے سیاسی مفادات کا جائز ناجائز طور پر تحفظ کرتی ہیں اور اس طرح ان کا جو ایک قومی کردار ہے وہ ابھر کر سامنے نہیں آپاتا۔

## اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کا کردار:

الحمد للہ پاکستان میں خواتین نے ہر شعبے اور محاذاہ پر اپنی الہیت اور صلاحیت کا لوہا منویا ہے، ان شعبہ جات میں

احوال و مقامات صوفیا

# مقام "التوبہ" کے بعد مقام "الزہد" آتا ہے

"دل کا اس چیز سے حنایی ہونا زہد ہے جس سے ہاتھ حنایی ہے"

شمن زہرہ

مقام الرہد از الرسالۃ القشیریۃ

دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا دینے پر راضی نہیں ہے۔  
ارشاد خداوندی ہے:

لَكُيَّلَاتَاسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَغْرُوْعَا بِمَا  
انْكُمْ۔ (الجید: ۵۷: ۲۳)

"تاکہ تم اس چیز پر غم نہ کرو جو تمہارے ہاتھ سے  
چلتی رہی اور اس چیز پر نہ اتراؤ جو اس نے تمہیں عطا کی۔"  
حضرت چنید بغدادیؒ فرماتے ہیں: دل کا اس چیز  
سے خالی ہونا زہد ہے جس سے ہاتھ خالی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؓ فرماتے ہیں: زہد یہ ہے  
کہ فقر کو پسند کرتے ہوئے اللہ کی ذات پر اعتماد کیا جائے۔  
حضرت ابو سلیمان دارالحکمؓ فرماتے ہیں کہ اس چیز کو  
چھوڑنا زہد ہے جو اللہ سے غافل کر دے۔

حضرت یحییٰ بن معاؤؓ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص زہد کی  
حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک اس میں 3 خصلتیں نہ ہوں۔

۱۔ عمل میں اللہ کے سوائے کسی سے کوئی تعلق نہ ہو۔  
۲۔ اس کی گفتگو میں کوئی لالج نہ ہو۔

۳۔ اور حکومت کے بغیر اپنے آپ کو باعزت بنائے۔

حضرت ابن حفیظؓ نے فرمایا: "زہد کی علامت یہ  
ہے کہ دنیا کو اپنی ملکیت سے نکالنے کے بعد راحت محبوں ہو۔"

حضرت رویمؓ نے حضرت چنید بغدادیؒ سے زہد  
کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: "زہد، دنیا کو حقیر

مقامات صوفیا میں مقام التوبہ کے بعد اگلا مقام  
"الزہد" ہے یعنی جو شخص راہ سلوک و تصوف کی سیڑھی پر توبہ کے  
ذریعے قدم رکھتا ہے تو اس کے لیے اگلا مقام الزہد کا آتا ہے۔

حضرت ابو خلادؓ روایت کرتے ہیں اور ان کو رسول  
اکرم ﷺ نے فرمایا:

اذا رأيتم الرجل قد اوتى زهدا في الدنيا  
وقلة منطق فاقربوا منه فإنه يلقن الحكمة.

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الزہد فی الدنیا، رقم: ۲۱۰)

"جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اسے دنیا سے اعراض  
کرنے اور اس سلسلہ میں گفتگو کی (یعنی دوسروں کو نصیحت  
کرنے کی) توفیق دی گئی ہے تو تم اس کا قرب اختیار کرو  
کیونکہ اسے حکمت عطا کی گئی۔"

## زہد کی تعریف:

حضرت سفیان ثوریؓ نے فرمایا کہ دنیا میں زہد امید  
کم کرنا ہے۔ غیر طیف چیز کھانا اور جبہ نہ پہننا زہد نہیں ہے۔

حضرت سری سقطیؓ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ  
تعالیٰ نے اپنے دوستوں سے دنیا کو سلب کر لیا اور اصحابیاء سے  
اس کو حفظ رکھا اور اپنے اہل محبت کے دلوں سے اس کو نکال

دنیا میں زہد یہ ہے کہ تم دنیا والوں اور جو کچھ دنیا میں  
ہے، اس سے بغض رکھو (یعنی اللہ سے محبت کرو)

حضرت بشر حاتی فرماتے ہیں کہ زہد ایک فرشتہ ہے جو صرف ان لوگوں کے دلوں میں سکونت اختیار کرتا ہے جن کے دل دنیا کی محبت سے خالی ہوں انہوں نے فرمایا کہ جب تم نفس (کی لذتوں) سے منہ موڑ لو۔

### زہد کی اقسام:

زہد کی 3 صورتیں ہیں:

- ۱۔ حرام کو چھوڑنا یہ عوام کا زہد ہے۔
- ۲۔ حلال میں سے زائد چیزوں کو چھوڑنا یہ خواص کا زہد ہے۔
- ۳۔ اس چیز کو چھوڑنا جو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے یہ عارفین کا زہد ہے۔

حضرت استاذ ابوالعلی دقائق فرماتے ہیں کسی صوفی سے پوچھا گیا آپ نے دنیا میں زہد کو کیوں اختیار کیا۔ انہوں نے فرمایا: جب میں نے دنیا کی اکثر چیزوں سے اعراض کیا تو میں نے دنیا کی قلیل چیزوں میں رغبت کو بھی ناپسند کیا۔

حضرت بیجنی بن معاذؓ فرماتے ہیں کہ دنیا ایک دہن کی مانند ہے۔ اس کا طالب اس کا بناؤ سکھار کرنے والا اور اس سے اعراض کرنے والا اس کا منہ کالا کرنے والا ہے یہ لوگ اس کے بال نوچنے اور اس کے کپڑوں کو جلاتے ہیں اور عارف اللہ کی ذات میں مشغول ہوتا ہے۔ وہ اس کی طرف توجہ نہیں کرتا۔

حضرت فضیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شر کو ایک مکان میں رکھ کر دنیا کی محبت کو اس کی چاپی بنا دیا اور تمام خیر کو ایک گھر میں رکھ کر زہد کو اس کی چاپی بنا دیا۔

غرض انسان کی پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی قرار دیا اب بندگی کے تقاضے تب پورے ہو سکتے ہیں جب ہم اس کی ہدایات کے مطابق زندگی بسر کریں۔ اقوال صوفیاء سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کس طرح ان صوفیاء نے اپنی زندگی کو اللہ کی چاہت کے مطابق ڈھال دیا پھر جوابا اللہ نے کائنات کی ہر چیز ان کے تابع کر دی۔ ☆☆☆☆☆

جانے اور دل سے اس کے نشانات کو مٹانے کا نام ہے۔

حضرت امام حسن بصریؓ نے فرمایا: ”دنیا میں زہد یہ ہے کہ تم دنیا والوں اور جو کچھ دنیا میں ہے، اُس سے بغض رکھو (یعنی اللہ سے محبت کرو)

کسی صوفی سے پوچھا گیا کہ ”دنیا میں زہد کیا ہے؟“ انہوں نے فرمایا: ”جو دنیا میں ہے اس کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دے۔“

### زہد کامل کب ہوتا ہے؟:

☆ ایک شخص نے حضرت بیجنی بن معاذؓ سے پوچھا کہ میں توکل کی دکان میں کب داخل ہو سکتا ہوں اور کب زاہدوں کی چادر اوڑھ سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا جب پوشیدہ طور پر تمہاری ریاضت اس حد تک پہنچ جائے کہ اگر اللہ تعالیٰ تم سے 3 دن رزق منقطع رکھے تو تمہارے نفس میں کمزوری محسوس نہ ہو اور جو شخص اس درجہ تک نہ پہنچ اس کا زاہدوں کے پہنچونے پر بیٹھنا جہالت ہے پھر مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تم ان صوفیاء کے درمیان رسواء نہ ہو جاؤ۔

☆ حضرت بشر حاتی فرماتے ہیں کہ زہد ایک فرشتہ ہے جو صرف ان لوگوں کے دلوں میں سکونت اختیار کرتا ہے جن کے دل دنیا کی محبت سے خالی ہوں۔

☆ ایک صوفی سے پوچھا گیا کہ آپ دنیا سے اتنی زیادہ بے رغبتی کیوں اختیار کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا اس لیے کہ وہ مجھ سے روگردانی کرتی ہے۔

☆ ایک شخص نے حضرت ذوالون مصريؓ سے پوچھا کہ مجھے زہد کا مقام کب حاصل ہو سکتا ہے؟

**حضرت فضیل بن عیاضؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شر کو ایک مکان میں رکھ کر دنیا کی محبت کو اس کی چاپی بنا دیا اور تمام خیر کو ایک گھر میں رکھ کر زہد کو اس کی چاپی بنا دیا**

# ”انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء کا جائزہ“

باعشور ان انسان فطرت اور کائنات کی تخلیق پر غور و منکر کرتا ہے

**شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی مذکورہ کتاب حقائق تک رسائی دیتی ہے**

**ڈاکٹر فرحن سعیدیل (اسٹینٹ پروفیسر منہاج یونیورسٹی لاہور)**

۶۔ ن۔ ہدایت عامہ (ہدایت الفایر)

ii۔ ہدایت خاصہ iii۔ ہدایت ایصال

اللہ تبارک و تعالیٰ کے نظامِ ربویت کا کمال یہ ہے کہ اس نے نہ صرف انسان کو مختلف قسم کی ہدایتوں سے نوازا بلکہ ہر ذری روح کو اس کے حسب حال ہدایت سے نواز۔ ہدایت کی ان اقسام میں فطری و ہدایتِ حسی ہر جاندار میں اللہ کی طرف سے الہام کی گئی ہے جبکہ ہدایت کی باقی اقسام درجہ بدرجہ انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے اور اس کی مثال ہدایت ایصال ہے اور یہ راہنمائی کی اعلیٰ ترین صورت ہے۔

اسی طرح ڈاکٹر صاحب انسانی زندگی اور مختلف ذرائع علم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان کو ذرائع علم عطا کیے جانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ بھرپور طریقے سے کائنات میں زندگی برکر سکے، دیگر مخلوقات اور ان کے اوصاف کو جانے اور ان کی حقیقتوں کا دراک کرتے ہوئے ان ضرورتوں کی تکمیل کے لیے مختلف ذرائعوں سے غور و منکر کر سکے۔

کتاب کے پہلے حصے میں مصنف نے انسانی قلب کے لٹائف کا ذکر کرتے ہوئے پانچ مدارج میں تقسیم کیا ہے۔ ان لٹائف کے ذریعے انسان کے دل کی آنکھ بینا ہو جاتی ہے۔ حقائق سے پردے اٹھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ روح کے کان سننا شروع ہو جاتے ہیں اور یوں انسانی قلب بعض ایسی حقیقتوں کا دراک کرنے لگتا ہے جو حواس و عقل کی زد میں نہیں آسکتے اور بالآخر وحی اللہ کے نور سے انسانی فکر و شعور کی ساری منزلیں

ہر صاحب شعور انسان فطرت اپنے وجود کی تخلیق اور کائنات کی تخلیق شدہ اشیاء پر غور و منکر کرتا ہے اور کبھی بھی یہ بھی معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ انسانی وجود نے تخلیق و تکمیل کے مرحل کس طرح سر کیے اور انسان کا اس دنیا میں سچے جانے کا کیا مقصد ہے۔ اس کے علاوہ یہ سوال بھی انسانی ذہن میں ابھرتا ہے کہ اس کائنات کی تخلیق کیسے ہوئی اور انسان کا اس کائنات کے ساتھ کیا تعلق ہے۔

منکر اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اپنی کتاب ”انسان اور کائنات کی تخلیق و ارتقاء کا جائزہ“ میں ابھائی دلچسپ طریقے سے ان تمام سوالوں کو علمی مباحثت میں سمیتے ہوئے دور جدید کی سائنسی معلومات کو قرآنی حقائق کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ جیسا کہ نظامِ ربویت اور انسانی زندگی کا کیمیائی ارتقاء اس کے علاوہ انسانی زندگی کے حیاتیاتی ارتقاء پر بھی اسلامی معلومات فراہم کی ہیں۔ انسانی زندگی اور اقسام ہدایت کے مختلف طریقے بیان کیے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف ذرائع علم کا ذکر بھی کیا ہے۔

جیسا کہ اقسام ہدایت کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ ”مطالعہ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ہدایت بنیادی طور پر درج ذیل پانچ اقسام پر مشتمل ہے:

- ۱۔ ہدایت فطری
- ۲۔ ہدایت حسی
- ۳۔ ہدایت عقلی
- ۴۔ ہدایت قلی
- ۵۔ ہدایت رباني (ہدایت بالوجی)

وضاحت فرمائی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید کے ذریعے جن حقائق سے پردہ اٹھایا تھا۔ عصر حاضر میں جدید سائنسی معلومات ان قرآنی حقائق و علوم کی تصدیق کرتی نظر آرہی ہیں جیسا کہ اس کتاب کے حصہ اول میں تخلیق کائنات کے حوالے سے انسانی زندگی کے کیمیائی ارتقاء کی قرآنی وضاحت پیش کی گئی ہے اور اس کے علاوہ انسانی زندگی کی ارتقائی منازل میں خلیانی تقسیم کے نظام کی سائیفونک اصطلاحات کی قرآن مجید کی روشنی میں وضاحت کرتے ہیں اور اسی طرح کتاب کے حصہ دوم میں اہتمائی موثر اور خوبصورت انداز سے قرآن کے سائنسی مطالعے کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جیسا کہ سب اہل علم جانتے ہیں کہ سائنس از خود ہمہ وقت معرض ارتقاء و تغیر ہے اور سائنسی نظریات اور اس کے تحت کی گئی تحقیقات وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہیں جبکہ اس کے برعکس قرآن مجید میں یہاں کردار حقائقِ حقیقتی اور ناقابل تفسیر ہیں۔

قرآن مجید صرف چشمہ علم و ہدایت ہونے کی وجہ سے ہر دور میں زندگی کے تمام پہلوؤں کو اپنے اندر سستھنے ہوئے ہے اور انسان کو زندگی کے تمام امور و معاملات میں ہدایت و راہنمائی مہیا کرتا ہے۔ لہذا قرآنی معلومات کی وسعت اور جامعیت کے پیش نظر ”تدریب فی القرآن“ کی از حد ضرورت ہے تا کہ عصر حاضر میں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں جدید سائنسی علوم سے بھرپور استفادہ کیا جاسکے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب اس کتاب میں یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید صرف عقائد و اعمال کی اصلاحی تعلیمات پر مبنی کتاب نہیں بلکہ ہر دور میں پیش آنے والے واقعات و حقائق کو بھی قطعی و حقیقی طور پر پیش کرتا ہے اور کیونکہ ہر دور کے انسان کی علمی بحیرت صرف اس کے دور تک محدود ہے اور ہر آنے والے دور میں اس کے نظریات و تحقیقات کی تبعیر و تصریح میں اختلاف کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ لہذا قرآنی علوم جو کہ حقیقتی اور ہمہ وقت و ہمہ جہت ہیں اور ہر ذی شعور انسان کو دعوت نکرو تدریب دیتے ہیں۔ اس لیے یہ ضروری ہے عصر حاضر میں جدید سائنسی تحقیقات کو حقیقی وابدی قرآنی حقائق کی روشنی میں ہی پر کھا جائے۔☆☆☆☆☆

قیمت تک اسی روشنی میں طے ہوتی رہتی ہیں۔

حصہ دوم میں قرآن کے سائنسی مطالعے کی حکمت اور تصور تخلیق کے عناصر اربعہ پر بھی مفصل بحث موجود ہے۔ جن میں انسانی ذہن پر ہونے والے سوالوں کے ممکن تک تلبی بخش جوابات موجود ہیں۔

مصنف کے نزدیک دور جدید کے سائنسی علوم کے حوالے سے بعض مقامات قرآنی کے جائزے کی ہمارے نزدیک موجود ہیں۔

۱۔ پہلی وجہ یہ کہ قرآن مجیدہ بیان ایسا سرچشمہ علم ہے کہ جو ہمہ پہلو اور ہمہ جہت ہے اور یہ مقام و منزہ کسی دوسری الہامی کتاب کو حاصل نہیں۔ لہذا قرآنی معارف و اسرار کو سمجھنے کے لیے انسانی عقل و فہم بھی ہمہ پہلو اور ہمہ جہت ہوئی چاہئے تاکہ اس کی قدر و منزلت اور علمی عظمت و وسعت کو مختلف زاویہ ہائے نظر سے سمجھا جاسکے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید نہ صرف عقائد و اعمال اور قلوب و احوال کی اصلاح کرتا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ عالم انسُ اور عالم آفاق سے متعلق بھی کچھ بنیادی و اصولی نویعت کی ہدایات عطا فرماتا ہے۔

تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہر دور کے نامور مسلم مفکرین اور دانشور حضرات نے اپنے اپنے ادوار کے مروجہ فکری و علمی رمحانات و نظریات کے مطابق ان سوالوں کے جوابات دیئے ہیں جو کہ ہر ذی شعور انسانی ذہن میں امہرات ہیں اور اس سلسلے میں ان تمام حقائق اور سائنسی نظریات کو بھی قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے کیونکہ ہر دور کی سائنسی تحقیقات اس دور کے مسلمانوں کے لیے ایک کھلا چینچن رہی ہے اور عصر حاضر کی نوجوان نسل بھی اسی جدیدیت کا شکار ہے۔ ہماری نوجوان نسل پر جدید سائنسی علوم کے بھرپور اثرات مرتب ہونے کی وجہ سے اس پیشگوئی کا مقابلہ کرنا دور حاضر کے علماء مفکرین کا اہم دینی فریضہ ہے۔

عصر حاضر کے چیلنجز کے حوالے سے ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی یہ کتاب بھرپور اور موثر ہے کیونکہ اس کتاب میں انہوں نے جدید سائنسی معلومات کی قرآن و سنت کی روشنی

# انسانی جسم رنگوں کا مجموعہ ہے

رنگ انسانی جسم کے بیمار حسليوں کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں

کھلی فضا میں رہنے والا مزدور ادا س نہیں ہوتا، ٹھنڈے کروں میں رہنے والے ڈپریشن کا شکار پائے گئے

معروف مجھ تھیں سا نہند ان کلر تھر اپسٹ ڈاکٹر شمیتہ تعظیم یوسف عظیمی سے خصوصی گفتگو

علاج میں چین، جاپان پیش ہیں۔ معروف سائیگر تھر اپسٹ Lynda Trainer نے کیا خوبصورت بات کی کہ ”جب آپ پوری توجہ سے رنگ بھر رہے ہوتے ہیں تو درحقیقت آپ سکون کی وادی میں اتر رہے ہوتے ہیں، جب کلر باکس آپ کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو آپ رنگوں کے استعمال سے کچھ تغییر کرنے کی کوشش کرتے ہیں“، رنگوں کی اہمیت، زیست اور افادیت کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ ناگزیریت اور سفیدی سے بچانتے ہیں، ہمیں گلاپ اس کی سرفی کی وجہ سے اچھا لگتا ہے، ہمیں پانی کی سفیدی راحت دیتی ہے اور ہر یا ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتی ہے۔ رنگوں کی زبان بھی ہوتی ہے اور رنگوں میں جان بھی ہوتی ہے، ہم جب اپنے لیے کوئی لباس خریدنے جاتے ہیں تو جو رنگ ہماری سوچ پر غالب آجائے صرف اسے خریدتے ہیں۔ زندگی کے پیشتر معاملات میں ہمارے فیصلوں میں رنگوں کا کردار فیصلہ کن ہوتا ہے۔ رنگوں سے محبت انسان کے لاشعور میں رچی بھی ہوتی ہے، ہمیں وجہ ہے کہ شعور کی آنکھ کھولنے سے پیشتر پچھے رنگوں کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے رنگوں سے کھلیا اچھا لگتا ہے، عمر کا ہر حصہ رنگوں کی محبت سے رچا بسا ہوا ہے، رنگوں سے محبت کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ یہ جان کر ایک خوشگوار حیرت ہوئی کہ رنگوں سے بیماریوں کا علاج بھی ہوتا ہے اور یہ محض اخبار کی خبر نہیں بلکہ یہ طریقہ علاج دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں کامیابی کے ساتھ جاری و ساری ہے۔ رنگوں سے علاج کے جدید طریقہ اور آنکھیں شدت خوف سے نیکوں ہوں گی۔

کسی بھی حصے میں ہو وہ نہ صرف رنگوں کے امتحان کی طرف متوجہ ہوتا ہے بلکہ وہ خود بھی ان رنگوں کو اپنے ہاتھ سے استعمال کرتے ہوئے ایک خوشی محسوس کرتا ہے، تصویروں میں رنگ بھرنا بچوں کا ہی نہیں بلکہ بڑوں کا بھی پسندیدہ مشغله ہے، اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بچے جب ہوم ورک کر رہے ہوتے ہیں تو ان کی مائیں بھی بڑے شوق سے بچوں کی ڈرائیور بکس میں رنگ بھرتی اور بچوں کے ساتھ مشغول ہو جاتی ہیں، اس سرگرمی کے دوران وہ خود کو بہت بالکل پچالا محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ لطف انداز بھی ہوتی ہیں، اگر رنگوں کی قوت کا اندازہ منقصہ ہو تو کسی مصروف پوچک کے قریب جا کر دیکھ لیں ٹرینیک پولیس کے اشارے لگے ہیں اور وہاں رنگوں کی حکومت ہے، سرخ اشارہ چلتی گاڑیوں کو روک دیتا ہے، زرد اشارہ رکنے اور سپیڈ آہستہ کر لینے کی وارنگ دیتا ہے اور سبز اشارہ گاڑی کو چلنے کی اجازت دیتا ہے، کالا رنگ غم، گلابی انسیت، پیلا بیماری اور سفید امن کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک علاج کی بات ہو تو حکماء اکثر کمزور نگاہ والے مریضوں کو سبزہ دیکھنے کا مشورہ دیتے ہیں، سبزہ دیکھنے سے آنکھوں میں تراوٹ پیدا ہوتی ہے اور بینائی میں اضافہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آنکھوں کا آپریشن کرنے کے بعد آئی پسیشلٹ سبزرنگ کی پٹی مریض کی آنکھ پر باندھ دیتے ہیں، اسی طرح کتے کے کائٹ مریض کیلئے نیلا رنگ دیکھنا مفید قرار دیا جاتا ہے، رنگوں کے مزاج کے حوالے سے اس بات پر ماہرین کا مکمل اتفاق ہے کہ سرخ رنگ کا مزاج گرم و خشک ہے، زرد رنگ کا مزاج گرم و تر ہے، آسان رنگ کا مزاج سرد و تر ہے، نارنجی رنگ کا مزاج گرم مخفی ہے، سبز رنگ کا مزاج تر محض ہے، نیلے رنگ کا مزاج سرد مخفی ہے اور اودے رنگ کا مزاج خشک محض ہے۔

رنگوں کی اور خصوصیات کیا کیا ہیں اور ہیومکن باؤڈی پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں، اس حوالے سے ہمیں ڈاکٹر شمینہ تظییم یوسف عظیٰ صاحبہ کی ریسرچ سے استفادہ کرنا ہوا کا، گزشتہ ماہ منہاج یونیورسٹی لاہور میں رنگوں کی افادیت پر دیتا ہے، درختوں کے سبز پتوں اور پھولوں میں عجیب سی کشش محسوس ہوتی ہے، انسان کی رنگوں سے یہی واپسی اسے کائنات کے دیوالائی حسن کے قریب کر دیتی ہے، انسان خواں عمر کے سائنسدان اور کلر تھریپسٹ ڈاکٹر شمینہ تظییم یوسف عظیٰ نے

رنگوں کا ہماری زندگی پر اثر مسلمہ ہے، جب آپ ارگرد دیکھتے ہیں تو آپ کی آنکھوں اور دماغ کو سب سے پہلے رنگ اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں، ہم بچلوں کو ان کی رنگت سے پچانتے اور ان کے ذاتوں کا تعین کرتے ہیں، سبز آم کی رنگت سے ہمیں اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس میں کھٹاں ہے، بھر پور زرد رنگ محسس کا احساس دلاتا ہے، ہم کھائے بغیر بھی رنگوں کے اثرات اور ان کی غذائیت کو محسوس کر لیتے ہیں، آسمان اور بادلوں کے رنگ دیکھ کر ہمیں موسم کا اندازہ ہوتا ہے، بادل دیکھ کر ہم اندازہ لگاتے ہیں بارش ہونے والی ہے، مارکینگ کی دنیا میں بھی عوای توجہ کے حصول کے لیے رنگوں کا بھر پور استعمال کیا جاتا ہے، جب آپ خریداری کے لیے کسی بڑے سٹور پر جاتے ہیں تو بہت سی چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن پر فوری نظر پڑتی ہے، دراصل ان چیزوں کے پیکٹ کو اس طرح بنایا جاتا ہے کہ لوگ فوری ان کی طرف متوجہ ہوں آپ محسوس کریں یا نہ کریں اشتہر بازار پی چیزوں کو فروخت کرنے کے لیے ایسے رنگوں کا انتخاب کرتے ہیں جو لوگوں کی دلچسپی، جنس اور عمر کے مطابق ہوں، گھروں کی سجاوٹ، کپڑوں کی ڈیزائن میں رنگوں کی اہمیت مسلمہ ہوتی ہے، ایشیاء میں کچھ لوگ لال رنگ کو خوش نصیبی اور جشن سے منسوب کرتے ہیں، افریقہ کے کچھ علاقوں میں لال رنگ کو اسلام کا نشان سمجھا جاتا ہے لیکن کچھ رنگ ایسے بھی ہیں جو ہر شخص کے جذبات پر ایک جیسا اثر ڈالتے ہیں چاہے اس شخص کا پس منظر کچھ بھی ہو، سرخ رنگ کو توانائی، جنگ اور خطرے سے مسلک کیا جاتا ہے، سرخ رنگ سے بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے، اس رنگ میں خوارک کو توانائی میں تبدیل کرنے کا عمل تیز ہوتا ہے، سفید رنگ کو روشنی، حفاظت، صفائی اور نفاست سے جوڑا جاتا ہے، زرد رنگ کو بیماری کی علامت سمجھا جاتا ہے، سبزرنگ ہشاش بشاش کرتا ہے اسی لیے ڈاکٹر صبح کی سیر کو اہمیت دیتے ہیں کہ سبز رنگ آنکھوں کو راحت کرنے میں مددگار ہوتا ہے، آسمان کا نیلا رنگ آنکھوں کو راحت دیتا ہے، درختوں کے سبز پتوں اور پھولوں میں عجیب سی کشش محسوس ہوتی ہے، انسان کی رنگوں سے یہی واپسی اسے کائنات کے دیوالائی حسن کے قریب کر دیتی ہے، انسان خواں عمر کے

الدین عظیمی صاحب کی ایک معمرکتہ الارا کتاب کلر قھرپی پر لکھی گئی ہے جس میں رنگ اور روشنی سے علاج کے طریقہ کار پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، ہم نے شبد کی لمبھی کے کامنے سے ایک بیمار کا 100 فیصد کامیاب علاج کیا، ایک بچہ جس کی عمر 10 سے 12 سال تھی اس کی والد کی رضا مندی اور ہپٹاں انتظامیہ کی اجازت سے اس بچے کے زخموں پر نیلی، سبز اور سرخ روشنی مختلف دنوں میں مختلف اوقات میں ڈالی گئی اور الحمد للہ نتیجہ 100 فیصد رہا۔

ڈاکٹر شمینہ قطعیم یوسف عظیمی کا کہنا ہے کہ جدید دنیا میں رنگوں کے ذریعے طریقہ علاج سائنسی اور طبی اعتبار سے مسلمہ ہے یعنی وجہ ہے ایم آر آئی، ہی ٹی سکین اور لیزر سرجی میں مختلف رنگوں کی شعاعیں استعمال کی جاتی ہیں، عادات اور روپوں میں ثابت تبدیلی کیلئے رنگوں کے استعمال کی افادیت ایک حقیقت ہے، پریشانیوں اور تکفرات سے بچاؤ کے لیے دھوپ کی زرد رنگ کی روشنی بہترین علاج ہے، کیسروں، پہاڑائش، امراض قلب، بلڈ پریشر، جلدی بیماریوں کا کامیاب علاج رنگوں سے کیا جا چکا ہے اور کیا جا رہا ہے، انہوں نے کہا کہ یہ بات دلچسپ بھی ہے اور ایک حقیقت بھی کہ بڑھتی عمر کو روکنے اور بالوں کے گرنے کا آسان اور ستا علاج بھی رنگوں (Chorome Therapy) سے ممکن ہے، انہوں نے کہا کہ قرآن مجید میں اللہ نے مختلف مقامات پر اپنی خصوصیات بیان کی ہیں، ایک جگہ پر فرمایا اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے، چدید تحقیق سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ رنگوں کے استعمال سے خون کی کمی کو بھی پورا کیا جاسکتا ہے، گہرائیا رنگ ریڈ ہے پڑی کو مضبوط کرتا ہے، اسی طرح سبز، سفید، زرد، سرخ، سیاہ تمام رنگوں کے سائنسی اور طبی اثرات اور ثمرات ہوتے ہیں، انہوں نے مزید کہا کہ دھوپ اور روشنی خوشی دیتی ہے، کھلی فضاء اور اس کے رنگ ڈپریشن دور کرتے ہیں، محنت کرنے والا اور روشنی میں زیادہ وقت گزارنے والا مزدور بھی اوس نہیں ہوتا جبکہ ٹھنڈے کروں میں رہنے والے ڈپریشن کا شکار پائے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

خصوصی لیکچر دیا اور رنگوں کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طریقے سے رنگ نہیں جسمانی بیماریوں، کمزوریوں اور محتاجوں سے چھکا را دلاتے ہیں۔ محترمہ ڈاکٹر شمینہ قطعیم یوسف عظیمی صاحب سے رنگوں کی اہمیت اور طریقہ علاج کے بارے میں دختران اسلام کی خصوصی گفتگو بھی ہوئی ان کی تحقیق کے مختصر گوشے شامل اشاعت کیے جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر شمینہ قطعیم یوسف عظیمی صاحب کا کہنا ہے کہ کرومودرپا یا رنگ و روشنی سے علاج ایک ایسا طریقہ ہے جس میں برتنی مقناطیسی شعاعوں کے رنگ دار حصے کی مختلف طول موج کو بیماری کے علاج کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، رنگوں کو سمجھنے کے لیے روشنی کی سائنسی بہیت کو سمجھنا ہو گا، روشنی ایسی برتنی مقناطیسی شعاع ہے جس سے کائنات میں موجود برتنی مقناطیسی فیلڈ کے ذریعے ارتعاش وجود میں آتی ہے، روشنی تو انائی ہے اور رنگ اور روشنی مادے کے مکرارہ سے وجود میں آتے ہیں، نظریہ رنگ و نور کے مطابق ہر تخلیق روشنی کے غلاف میں بند ہے، کرومودرپا کے قانون کے مطابق انسانی جسم دراصل رنگوں کا مجموعہ ہے، رنگ انسانی جسم کے بیمار خلیوں کے لیے اکسیر کا درج رکھتے ہیں، کرومودرپا صدیوں پرانا طریقہ علاج ہے، روشنی سے علاج کے طریقہ کو فوٹو ٹھراپی کہتے ہیں، قدیم یونان، چین اور انڈیا میں یہ طریقہ علاج رائج تھا، قدیم مصر میں سورج کو بیماری سے علاج کے لیے شفاء بخشی مانا جاتا تھا، قدیم یونان میں تیل، رنگین پتھر اور مردم علاج کے لیے استعمال کیے جاتے تھے، یہ لوگ رنگوں سے بیدا ہونے والی کیمیائی تبدیلیوں سے نادافع تھے مگر رنگوں کے شفا بخش ہونے پر ان کا چند تیقین تھا، Pleasenten (پلیسٹن) نے 1876ء میں تحقیق سے بتایا کہ نیلے رنگ میں ابتدائی طبی امداد کی خوبیاں موجود ہیں، اس رنگ کو زخموں، جلے ہوئے حصوں اور درد میں استعمال کیا اور بعد ازاں ایک تحقیق سے بتایا کہ مختلف رنگ خون میں موجود فاسد مواد کے اخراج اور سرکوکش کے ذریعے اعضا کو براہ راست متاثر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، سائنسدان کلاشے نے ثابت کیا کہ مادی وجود کے اوپر روشنیوں کا جسم مثالی Aura ہی تو انائی کا مرکز ہے، ڈاکٹر شمینہ قطعیم یوسف عظیمی نے مزید بتایا کہ خوبہ مس

# آپ کی صحبت پانی زندگی کی اساس ہے

جسم میں پانی کی کمی کوڈی ہائیدریشن کہتے ہیں

سستی اور گاہلی کا ایک سبب پانی کی کمی ہے

دشاد وحید

کیونکہ ڈی ہائیڈریشن معمولی سر درد سے موت تک کا باعث بن سکتی ہے۔

راز پوچھا گیا ہے ہمیشہ اس نے یہی کہا ہے۔ بہت سارا پانی ہی میری خوبصورتی کا راز ہے، پانی میں خوبصورتی کے علاوہ بھی بہت سارے راز ہیں۔ پانی کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہی لگایا جاسکتا ہے کہ ہر سال جون و جولائی، اگست کے میہینوں میں ہفتائلوں میں ایک بہت بڑی تعداد گرمی میں صرف پانی کم پینے کی وجہ سے ڈی ہائیڈریشن کے مريضوں کی ہوتی ہے اور صرف پانی کی کمی کے باعث بعض اوقات ایسے افراد زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

ڈی ہائیڈریشن کی وجوہات:

- ۱۔ ذیابیطس
- ۲۔ ڈائزیا (گھنٹے سے زائد 24)
- ۳۔ الیاں
- ۴۔ بخار کا ہونا
- ۵۔ اس قدر مصروف ہونا کہ پانی پینا یاد نہ رہے۔
- ۶۔ پیاس لگنے کی طرف توجہ نہ دینا۔

ڈی ہائیڈریشن کی علامات:

انسانی جسم کا دو تہائی حصہ پانی سے بنا ہے جس میں سے دماغ میں 80%， خون میں 83%， پھیپھڑوں میں 90%， جلد میں 64%， جسم کے پچھے بشویں دل کے 75% پانی سے بنے ہوئے ہیں۔ اب آپ کو اندازہ ہو چکا ہو گا کہ اگر ہم جسم کی ضرورت کے مطابق پانی نہیں پینے گے تو سر سے پاؤں تک ہر ایک چیز پر اثر پڑے گا۔

۱۔ سر درد رہنا:

پانی کی کمی کی وجہ سے دماغ کے ٹشوز، سکر جاتے ہیں اور درد شروع ہو جاتا ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے خون کی

ڈی ہائیڈریشن جسم میں پانی کی کمی کو کہتے ہیں۔ یہ کسی بھی عمر میں ہو سکتی ہے اور اس کی وجوہات میں جسم میں پانی کی مناسب مقدار کا نہ ہونا ہے پانی کا اس مقدار میں نہ ہونا یا جسم کا طویل مدت کے لیے گرم ماحول میں رہنا یا زیادہ پیسہ آنا اور ورزش کے پہلے اور بعد پانی نہ پینا شامل ہیں۔ یا ایسی بیماری ہونا جس کے باعث جسم سے پانی کا غیر ضروری اخراج ہو۔

معمولی ڈی ہائیڈریشن کو تو پانی پی کر بہتر کر سکتے ہیں لیکن یاد رہے اگر جسم حد سے زیادہ پانی کی کمی کا شکار ہے تو فوراً Medical emergency سے باقاعدہ علاج کروں۔

Lubricant کا کام کرتا ہے۔ پھوٹوں میں پانی کافی مقدار میں ہوتا ہے جسم کو جب ضرورت ہوتی ہے تو پھوٹوں سمیت تمام جگہ سے پانی لیتا ہے جس سے پٹھک کرنے اور لا غرہ ہو جاتے ہیں۔

### ہمیں کتنا پانی پینا چاہئے:

مندرجہ ذیل مقدار ہر لحاظ سے صحت مند لوگوں کے لیے ہے:

مرد حضرات کے لیے پانی کی مقدار عمر کے لحاظ سے

|  |                         |
|--|-------------------------|
| 1-3 سال (4 سے 5 گلاں)                      | 1.3(L/day)              |
| (6 سے 8 گلاں)                              | 1.7 (L/day)             |
| (9 سے 10 گلاں)                             | 2.4 (L/day)             |
| (10 سے 13 گلاں)                            | 3.3 (L/day)             |
| (13 سے 15 گلاں)                            | (3.7 (L/day) 19-50 سال) |
| خواتین کے لیے پانی کی مقدار عمر کے لحاظ سے |                         |
| 1-3 سال (4 سے 5 گلاں)                      | 1.3(L/day)              |
| (6 سے 8 گلاں)                              | 1.7 (L/day)             |
| (6 سے 8 گلاں)                              | 2.1 (L/day)             |
| (9 سے 10 گلاں)                             | 2.3 (L/day)             |
| (10 سے 12 گلاں)                            | (2.7 (L/day) 19-50 سال) |

### احتیاطی تداہیز:

☆ ڈی ہائینریشن میں سب سے بہترین لیکوئید ORS ہے جس سے نہ صرف جسم میں پانی کی کمی پوری کی جاسکتی ہے بلکہ نمکیات کی مقدار بھی متوازن رکھی جاسکتی ہے۔

☆ اس کے علاوہ سادہ پانی، جوس وغیرہ لیے جاسکتے ہیں لیکن کوشش کریں جوس اور دیگر مشروبات کا انتخاب نہ کریں۔

☆ بلڈ پریشر لو ہونا یا دل کی دھڑکن کا تیز ہونا بھی پانی کی کمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

گردش بھی کم ہو جاتی ہے اور دماغ تک صحیح طریقے سے آسیجن بھی نہیں پہنچتی۔ جب سر میں درد ہو تو کوئی دوائی لینے سے پہلے صرف ایک گلاش پانی کا پی کر دیکھیں۔

### ستی اور کاہلی:

جسم میں ستی اور کاہلی چھائی ہونا اس بات کی علامت ہے کہ پانی کی کمی ہو رہی ہے۔ فوری طور پر پانی یا لیکوئید لے لیں۔

### جلد کا خشک ہونا، زبان اور ہونٹ کا

#### خشک ہونا:

مسلسل پانی کی کمی سے جلد پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں اور وقت سے پہلے بوڑھے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ مہنگی پیوٹی پروڈکٹس کے باوجود اسی طرح زبان اور ہونٹ کا خشک ہونا بھی اسی کی علامت ہے۔

### لپسینہ کم آنا:

ورزش کے دوران پسینہ آنا ایک قدرتی عمل ہے۔ جو جسم کو تھنڈا کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ اگر پسینہ نہیں آئے گا تو اس سے جسم میں گری پیدا ہو سکتی ہے جو دل کے دورے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

### معدہ کی گرمی اور تیزابیت:

پانی کی کمی معدہ کی گرمی اور ساتھ ساتھ تیزابیت کا باعث بھی نہیں ہے جس سے انسان کا نظام انہظام متاثر ہے۔ جب جسم میں پینے کے پانی کی مقدار کم ہوتی ہے تو جسم خوراک میں موجود پانی اپنی ضرورت کے لیے استعمال کرتا ہے ایسے میں جسم پانی کی شدید کمی کا شکار ہو جاتا ہے۔

### جوڑوں میں درد ہونا پھوٹوں کا کمزور ہونا:

جسم کو پانی صحیح مقدار میں نہ ملنے کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہو سکتی ہے کیونکہ پانی جوڑوں کے لیے

# ثبت انسانی رویے قوموں کی ترقی کا باعث بنتے ہیں سیب، لیموں، شیر کا استعمال فخر ہے پختہ ہے

نمک اور تیل کا کمپھر دانتوں، مسوز ہوں کی صفائی میں مفید ہے

مرتبہ: ماریہ عسر وح

کرتا ہے۔ سیب کا مزاج سرد ہے۔ اس لیے موسم گرم میں ہونے والی جسمانی گرمی کو ختم کر کے جسم کو معتدل کرتا ہے۔

سیب کے درخت میں کیڑا بہت زیادہ لگتا ہے جس کی وجہ سے اس پر کیڑے مار ادویات اسپرے کی جاتی ہیں۔ پوچکہ آج کل یہ کیڑے مار ادویات بہت سی بیماریوں کا سبب ہیں اس لیے سیب خریدنے کے بعد گھر لا کر دھوکر اور کھانے کا سوڈا پانی میں ڈال کر سیب کو آدھا گھٹٹے کے لیے بھگوکر رکھ دیں۔ کوشش کریں سیب کا چھلکا انداز کر کھائیں۔

☆ سیب کا تازہ جوس بہت مفید ہے۔ اس میں چکنی بھر کالا نمک شامل کر کے فوراً پینا چاہئے۔ بازار میں دستیاب سیب کے جوس مصنوعی ہوتے ہیں ان میں سیب کا نیکٹر استعمال ہوتا ہے۔

☆ کسی بھی جسمانی اور ہوتی تھکاوٹ کے بعد سیب ایک ٹانک کا کام کرتا ہے۔

☆ موئی نزلہ زکام، کھانی سے محفوظ رکھتا ہے۔ سیب بھوک بڑھاتا ہے اور نشوونما کو تیز کرتا ہے۔ دانتوں اور ہڈیوں کو مضبوط بنتا ہے۔ سیب میں موجود وٹامن ایمن اعصاب کو مضبوط کرتا ہے۔

☆ نظام انہظام بہتر بنتا ہے۔

☆ سیب جلد آنکھوں، دماغ اور قوت مدافعت کو مضبوط

صبر و حکم، برداشتی، محبت اور برداشت سے متعلق و متعین انسانی رویے انسانی معاشروں کے لیے مفید اور بہتر ثابت ہوتے ہیں ایسے انسانی رویوں سے نفع والی شعاعیں منعکس ہو کر روشی، ترقی اور بہبود اور امن کا سبب ہی نہیں بنتی ہیں بلکہ انسانیت کے پھرے پر نہیں، پریشانی اور رنج و الم کی پرچھائیوں کی جگہ اطمینانیت، مسرت و شادمانی اور مسکراہٹ لے کر آتی ہے اور یوں معاشرہ اور قومیں اور ہر طبقہ کے انسان خوش، شاداب اور تروتازہ دکھانی دینا شروع ہو جاتے ہیں مگر شرط صرف یہ ہے کہ انسانی رویوں کو انسانیت سے متعلق کر دیا جائے رویوں کے اندر احساس محبت اور احساس ذمہ داری بیدار ہو جائے تو یقیناً ثبت متوجہ برآمد ہوں گے اس کے عکس رویوں کے کھچاؤ، سخت گری، کھردہ پن اور ضدی کیفیت سے انسانی رویوں کو پروان چڑھایا جائے تو کرپش اور انسان کی بے تو قیری کے ان گنت اسہاب پیدا ہو جاتے ہیں نہ صرف معاشرے اور قومیں برباد ہو جاتے ہیں بلکہ کرپش، بے تو قیری، بے صبر اور ضدی رویوں نے قوموں کی زندگی کے اندر بے شمار متفقی تبدیلیاں پیدا کی ہیں وہشت گردی، انتہا پسندی، کرپش جیسی لعنت ان رویوں کی وجہ سے پیدا ہوئی۔

## ﴿سیب کے فوائد﴾

غذائیت سے بھر پور یہ پھل تازگی کا احساس پیدا

ہے۔ لکچر کو شہادت کی انگلی سے دانتوں پر دو منٹ تک ماش کریں۔ اس کے بعد چند منٹ منہ بند کر کے رکھیں پھر نیم گرم پانی سے کلیاں کر لیں۔ اس لکچر کا استعمال معمول بنانے سے چند دنوں میں آپ نمایاں فرق دیکھ سکیں گے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ برش پر ٹوٹھ پیٹ لگا کر اوپر نمک چھڑ کیں پھر دانت صاف کریں۔ چند ہی دنوں میں دانت سفید اور چکدار ہو جائیں گے۔

**فوڈ پواز نگ کے علاج کیلئے آسان گھریلو نصیحتیں:**  
کمی بار کچھ غلط یا بازاری غذا میں کھانے سے فوڈ پواز نگ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں ڈاکٹر کے پاس جانے سے قبل کچھ گھریلو نصیحت اپنائے جائیں تو سودا مند ہو گا۔

**لہسن:**  
لہسن میں ایٹھی وائز، ایٹھی بیکٹریل اور ایٹھی فنگل خصوصیات موجود ہیں۔ اس سے ڈائیگریا اور پیٹ میں درد میں کافی آرام ملتا ہے۔ ایک دو تا ہزار کی کلیاں کھا کیں اور ایک گلاس گرم پانی پیں۔ اگر پانی میں لہسن ڈال کر ابال لین اور اسے پورے دن پینے سے افاقتہ ہو جاتا ہے۔

**لیموں پانی:**  
لیموں پانی سے پیٹ میں انفیکشن بڑھانے والی بیکٹریا میں کمی آجائی ہے۔ ہاضمہ کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے لیموں پانی ہر روز دو، تین بار بینا مفید ہے۔

**شہد:**  
شہد میں بھی ایٹھی بیکٹریل اور ایٹھی فنگل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس لیے شہد سے بد ہضمی ٹھیک ہوتی ہے اور فوڈ پواز نگ میں بھی آرام ملتا ہے۔ ایک چھ گھنٹہ شہد دن بھر میں کم سے کم تین بار لیں۔

☆☆☆☆☆

سیب ضرور کھائیں تاکہ صحت مندر ہیں اور زندگی کا بھر پور اٹھا سکیں۔

## ٹوٹھ

★ اگر بال کھردے اور سخت ہیں اور ان میں کنگھی کرنے میں دشواری پیش آتی ہے یا وہ ٹھیک سے سیٹ نہیں ہوتے تو ان میں سرکہ لگائیں تو بال نرم ہو جائیں گے۔

★ اچار اور مربے کے مرتبان میں چچپ نہ چھوڑویں تو یہ خراب نہیں ہوتا۔

★ کپڑے سے عطر کا دھبہ دور کرنے کے لیے اسے ناٹری سے مل کر نیم گرم پانی سے دھولیں۔

## دانتوں میں موتیوں جیسا نکھار

دانتوں کی سفیدی عمر بڑھنے سے اتنے لگتی ہے اس لیے بہت ضروری ہے کہ دانتوں کی خصوصی گمہداشت کی جائے۔ اس کا ایک بنیادی اصول تو یہ ہے کہ اپنے دانتوں کی صفائی کے لیے دن بھر میں کم از کم دو بار برش کریں اور ایسی غذاوں کا استعمال کریں جو دانتوں کی سفیدی اور مضبوطی میں مدد دیں۔ ویسے تو اکثر افراد ٹوٹھ پیٹ کو استعمال کرتے ہیں مگر کچھ گھریلو ٹوٹھ بھی آزمائ کر دانتوں کی صفائی کو یقینی بنا یا جا سکتا ہے۔ ایک پرانا ٹوٹھ کا سرسوں کا تیل اور نمک کے امتران کا ہے۔ ان دنوں کا لکچر دانتوں کی صفائی میں مدد دیتا ہے۔

یہ ضرور معلوم ہونا چاہئے کہ دانتوں کی صفائی کے لیے کن اختیالی تداہیر کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ میٹھے مشروبات اور جنک فوڈ دانتوں کی صفائی کا خیال نہ رکھنا، دانتوں کے چیک اپ کو نظر انداز کرنا دانتوں کے مسائل کا باعث بنتا ہے جبکہ تیل اور نمک کا لکچر مسروط ہوں کی صفائی کے ساتھ دانتوں پر جی میل کو ہٹاتا ہے۔ نمک دانتوں پر داغ ختم کر کے انہیں چکا تا

# دعوتِ دین ایمانی زندگی کا ناگزیر تقاضا

خدمتِ دین کیلئے شخصی تربیت انتہائی اہمیت کی حاصل ہے

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر احتمام 4 تا 17 اپریل منعقدہ تربیتی کمپ کی رپورٹ

## خصوصی رپورٹ

اللہ رب العزت نے کائنات کو بنا�ا تو اس کی رشد و ہدایت کے لیے انیاء علیہم السلام کو مبینوں کیا تاکہ وہ بھولی بھکی قوم کو راہ راست پر لانے کا فریضہ سرانجام دیں۔ انیاء علیہم السلام کے بعد یہ ذمہ داری امت مسلمہ کی جماعت پر ڈال دی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

**وَلَتَكُنْ مِنْكُمْ أَمَةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَايُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (آل عمران، ۱۰۴:۳)**  
”اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلا میں اور بھلانی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔“

اس آیت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے دعوت دین کو لازمی عصر قرار دیا۔ اس مقصد کے پیش نظر دعوت دین یا خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینے والے افراد کی شخصی تربیت نہایت اہمیت کی حال ہے تاکہ ان کے زیر اثر افراد کی تربیت صحیح خلوط پر استواری کی جاسکے۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن اپنے کارکنان کی تربیت پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے مختلف کمپس کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر احتمام مورخہ 4 تا 17 اپریل خواتین کی روحانی، اخلاقی، فکری اور تعلیمی تربیت کے لیے کمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں ملک بھر سے کثیر تعداد میں خواتین نے شرکت کی۔ اس کمپ کا مقصد خواتین کی تربیت اس نجی سے کرنا تھا کہ وہ معاشرہ میں جزو لا یقین کی حیثیت میں اپنا مفید تعلیمات کا تعارف اور کارکردگی پیش کی۔ اس سیشن کے اختتام

ہوئی خواتین کے ساتھ تعارفی نشست پر منی تھا۔

جس کے آغاز میں محترمہ فرح ناز صدر ویمن لیگ نے تنظیمات کو خوش آمدید کیا اور استقبالیہ پیش کیا۔ ناظمہ ویمن لیگ محترمہ سدرہ کرامت نے ورکنگ پلان 2019ء کے اہداف، مثالی تنظیمات کے قیام پر تفصیلی گفتگو کی۔ جبکہ زوں ناظمہ KPK محترمہ ام حبیب، زوں ناظمہ شبانی پنجاب محترمہ ارشاد اقبال، زوں ناظمہ سینٹرل پنجاب محترمہ عائشہ مبشر، زوں ناظمہ لاہور محترمہ آمنہ بقول، زوں ناظمہ جنوبی پنجاب محترمہ میمونہ شفاقت اور صائمہ نور، زوں ناظمہ کشمیر محترمہ عذر را اکبر، زوں ناظمہ سندھ محترمہ نسرین مصطفوی نے زوں کی جملہ تعلیمات کا تعارف اور کارکردگی پیش کی۔ اس سیشن کے اختتام

کوئی کمال نہیں یہ اللہ کی عطا اور کرم ہے کہ وہ جس سے چاہے اپنے دین کی خدمت کا کام لے، اس لیے خدمت دین کے کام کو انجام دیتے ہوئے اللہ کے ہاں سجدہ ریز بھی رہیں اور اس کا ہر سانس کے ساتھ شکر بھی ادا کرتے رہیں کہ اللہ نے ایک اپنے کام کے لیے ان کا انتخاب کیا، کسی بھی داعی کے لیے سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ وہ خوب بھی باغل ہو، باعمل شخص جب تکی کی ترغیب دے گا تو اس کی گھنگو اور دعوت میں ایک تاثیر ہو گی اور یہ تاثیر سننے والے پر بھی اثر چھوڑے گی، داعی نماز و اذکار کی پابندی کرے۔

چیزیں سپریم کوسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے یکپ کی شرکاء خواتین سے ”تجدید دین کے تقاضے“ پر سیر حاصل گھنگو کرتے ہوئے فتحیت کی کہ نماز، درود اور دعوت کو اپنا فیضہ بنالیں۔ منہاج القرآن و ادھر حریک ہے جس میں پانچ عناصر ہیں تکری، تحقیق، تحریک، تفہیم اور تصوف شامل ہیں۔

محترم بریگیڈ یونیورسٹی (ر) اقبال احمد خان نے تنظیمات سے اظہار خیال فرمایا اور وینکن لیگ کو کامیاب تربیتی یکپ پر مبارکباد دیتے ہوئے شرکاء یکپ کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اخلاقی، فکری اور روحانی تربیت کے لیے دور دراز سے تشریف لائیں۔ محترم ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور نے بھی تنظیمی و تربیتی و رکشاپ میں شریک تنظیمات سے خطاب کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی اور ان کی خدمات کو سراہا۔

یکپ کے آخری روز حضور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے یکپ میں خصوصی شرکت کرتے ہوئے وینکن لیگ کی خواتین کی تنظیمی تربیت کے لیے کی جانے والی اس کاوش کو بہت سراہا اور مختلف دور دراز علاقوں سے آئی تنظیمات سے تعارف لیا۔ آپ نے مرکزی صدر وینکن لیگ فرح ناز اور سدرہ کرامت کو بھی کامیاب یکپ کے العقاد پر مرکزی قائمکنین کی طرف سے بطور خاص مبارکباد دی گئی۔

بعد ازاں خواتین نے اپنی نشتوں سے کھڑے ہو کر بھر پور تالیوں کے ساتھ محترم ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اس یکپ کے لیے وقت دینے پر خصوصی شکریہ ادا کیا۔ ☆☆☆☆☆

پر محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے ملک بھر سے آئی تنظیمات کی کارکردگی پر انہیں مبارکباد پیش دی۔

یکپ میں خواتین کو تنظیمی ورکنگ بہتر بنانے کے لیے عملی مشتوں کی صورت میں تربیت فراہم کی گئی جس میں گروپ ڈسکشنر بھی شامل تھیں اور تربیتی و رکشاپ میں شامل خواتین کو پرائیمکش کے انتخاب، انہیں مکمل کرنے اور حکمت عملی وضع کرنے کی مشق بھی کروائی گئی۔ علاوه ازیں ان و رکشاپس کے ذریعے یوینین کوسل میں تنظیم سازی کے ہدف کے حصول کے لیے تغییزی پلان بھی دیا گیا اور ان و رکشاپس کے ذریعے یوینین کوسل ایک رفیق ماہانہ کے لیے پلانگ اور تنفسی کے طریقہ کار کو وضع کیا گیا۔ خواتین کی طرف سے ان و رکشاپس کے لاحقہ عمل کو بہت سراہا گیا۔ اس یکپ کے دوران وینکن لیگ کے مختلف پرائیمکش کا تعارف بھی پیش کیا گیا جس میں محترمہ نیب ارشد نے MSM سسٹر ز کے پرائیمکت داش کدہ، محترمہ انیلہ الیاس نے نظامت دعوت و تربیت کے لاحقہ عمل اور ٹارگٹس، محترمہ شاء وجید نے Woice کے پرائیمکش، محترمہ شاکرہ چوہدری نے سوشن میڈیا ٹریننگ، محترمہ اینکن یوسف نے ایگر ز اور محترمہ کلاؤن ٹیفل نے عرفان الہادیہ کا تعارف پیش کیا۔ بعد ازاں مذکورہ ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ میننگ میں ڈاکٹر غزالہ حسن قادری نے وینکن لیگ کے تمام ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے مبارکباد پیش کی۔

اس یکپ میں ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کے پیکچرز کے انداز اور موضوعات نے محترم طاری کئے رکھا۔ آپ نے اپنے خصوصی پیکچرز میں کہا کہ دعوت دینے والا بھی اپنی عملی زندگی میں شفافیت کا حامل ہو، اس کی موضوع پر گرفت ہو اور جن پائقوں کا وہ اخہار کر رہا ہے خود بھی اس پر عملدرآمد کر رہا ہو، باعمل شخص ہی بہتر طریقے سے عمل کی ترغیب اور تحریک دے سکتا ہے، عمل کے بغیر علم ناکافی ہے ہمیشہ عاجز رہیں، انہوں نے کہا کہ اللہ رب العزت نے آپ کو دین کی خدمت کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص اور چنیدہ بندوں کو اپنے دین کی خدمت کے لیے مخصوص کرتا ہے اور اگر کوئی اس خدمت کے لیے منتخب کر لیا جائے تو اس میں منتخب شدہ شخص کا



**5th june**

# **world environment day**

**Islam encourages Environmental protection**

**Hadia Saqib Hashmi**

The United Nations, aware that the protection and improvement of the human environment is a major issue, which affects the well-being of peoples and economic development throughout the world, designated 5 June as World Environment Day. The celebration of this day provides us with an opportunity to broaden the basis for an enlightened opinion and responsible conduct by individuals, enterprises and communities in preserving and enhancing the environment. Since it began in 1974, it has grown to become a global platform for public outreach that is widely celebrated in more than 100 countries (Inyang-Abia, 2019).

World Environment Day is the biggest annual event for positive environmental action and was started to address the huge environmental issues like wastage and losses of food, deforestation, increasing global warming and so many (Farooq, Meraj, Yousuf, & Singh, 2018).

Islam provides a holistic approach to existence; it does not differentiate between the sacred and the secular and neither does it place a distinction between the world of mankind and the world of nature. Islam has tackled all environmental issues in a comprehensive manner, without going into the finest details. Whether its Quran and Sunnah we can see the clear injunctions to save environment and enhance its stability (Khalid & Timmerman, 2019).

Environmental pollution is defined as "the contamination of the physical and biological components of the earth/atmosphere system to such an extent that

normal environmental processes are adversely affected." (Muralikrishna & Manickam, 2017).

## Environment Protection in Quran

The Quran covers the content.

### Water Preservation

Water is a huge life-providing theme in the Qur'an. God talks about how He creates life through water then sustains it by streams, the rains, rivers and oceans that are homes for so many creatures.

"And Allah has sent down rain from the sky and given life thereby to the earth after its lifelessness. Indeed, in that is a sign for a people who listen."

### Treating Animals with Dignity

"And there is no creature on [or within] the earth or bird that flies with its wings except [that they are] communities like you. We have not neglected in the Register a thing. Then unto their Lord they will be gathered."

### Eating Wholesome

"Eat and drink from the provision of Allah, and do not commit abuse on the earth, spreading corruption."

### Conservation

"But waste not by excess: for Allah loveth not the wasters"

Wastefulness is a major contributing factor to our present woes, hence the sudden awareness of the benefits of reducing, reusing, and recycling waste. But this reminds us of some Quranic cautions.

### Environment protection in Hadith

The Prophet ? recognized that natural resources should not be overexploited or abused. In order to protect land, forests and wildlife, the Prophet created inviolable zones, known as Haram and Hima, in which resources were to be left untouched. Haram areas were drawn up around wells and water sources to protect the groundwater from over pumping. Hima applied to wildlife and forestry and designated an area of land where grazing and woodcutting was restricted, or where certain animal species (such as camels) were protected.

Hadiths or the traditions of Prophet? also deal extensively with various aspects of environment including resource conservation, land reclamation and environmental hygiene. Prophet ?discouraged overconsumption, luxury and lavishness and encouraged moderation in all walks of life.

Some of the sayings of Prophet ? on environmental sustainability are:

Planting trees is a renewable source of hasanat:

The Prophet ? clearly forbade destruction of trees and crops even during war times as long as their existence remains advantageous to the enemy. The Prophet ?gave high degree of importance towards sustainable cultivation of land, waste minimization, humane treatment of animals, preservation of natural resources and protection of wildlife.

Anas also reported that the Prophet said, "If a Muslim plant a tree or sows seeds, and then a bird, or a person or an animal eats from it, it is regarded as a charitable gift (sadaqah) for him."

Conserve resources even when used for rituals:

Abdullah ibn Amr ibn Al-'Aas (May Allah be pleased with him) reported that the Prophet passed one day by Sa'd ibn Abi Waqas (May Allah be pleased with him) while he was performing wudu' (ritual cleaning of body parts in preparation for prayer). The prophet asked Sa'd, "Why is this wastage?" Sa'd replied "Is there wastage in wudu also?" The Prophet said, "Yes, even if you are at a flowing river."

Animals should be cared for:

Abdullah ibn 'Umar (may Allah be pleased with him) narrated that the Prophet said, "A woman entered the (Hell) Fire because of act which she had tied, neither giving it food nor setting it free to eat from the vermin of the earth."

Keeping environment clean is important:

Abu Zarr Al-Ghafari (may Allah be pleased with him) reported that the Prophet (peace and blessings be upon him) said, "Removing harmful things from the road is an act of charity (sadaqah)."

Hadiths or the traditions of Prophet? also deal extensively with various

aspects of environment including resource conservation, land reclamation and environmental hygiene. Prophet ?discouraged overconsumption, luxury and lavishness and encouraged moderation in all walks of life.

Let's realize on this World Environment Day 2019 that,

"Without a healthy environment we cannot end poverty or build prosperity. We all have a role to play in protecting our only home: we can use less plastics, drive less, waste less food and teach each other to care."

## References

Farooq, M., Meraj, G., Yousuf, A., & Singh, G. (2018). World Environment Day 2018 Special. <https://doi.org/10.13140/RG.2.2.12374.29765>

Inyang-Abia, M. (2019). REPORT OF 2017 WORLD ENVIRONMENT DAY CELEBRATION.

Khalid, F., & Timmerman, P. (2019). Islam and the Environment.

Muralikrishna, I. V., & Manickam, V. (2017). Chapter One - Introduction. In I. V. Muralikrishna & V. Manickam (Eds.), Environmental Management (pp. 1-4). <https://doi.org/10.1016/B978-0-12-811989-1.00001-4>



## اظہار افسوس

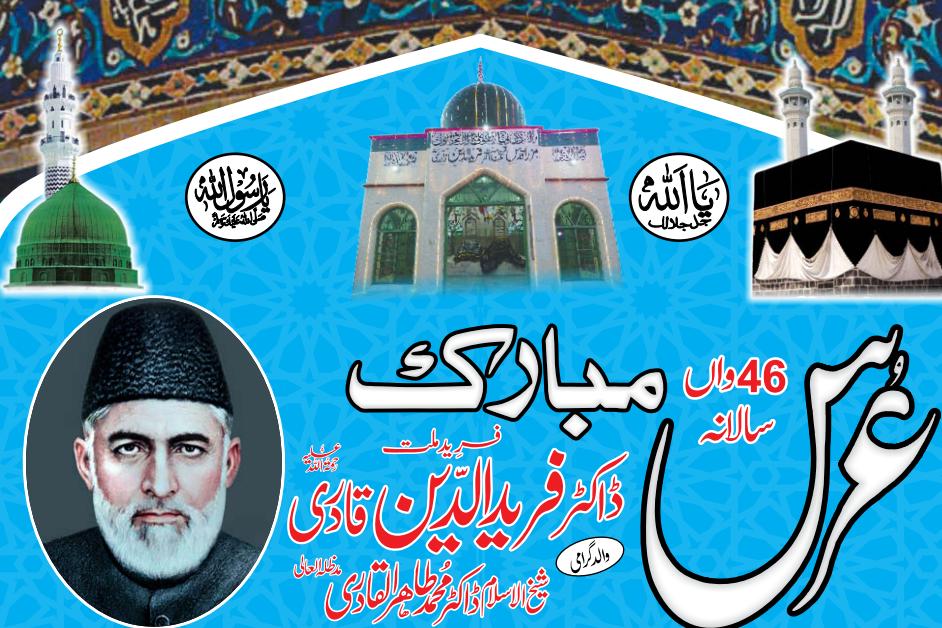
منہاج القرآن ویکن لیگ کی سینئر بہن محترمہ شازیہ غلام قادر کے والد گذشتہ ماہ رمضانے الٰہی سے انتقال فرمائے۔  
انا لله وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ - اللہ پاک مرحم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لوٹھن کو صبر جیل عطا کرے۔ آمین

## منہاج القرآن ویکن لیگ لاہور کے زیر اہتمام منعقدہ ”سیدہ کائنات کا نفرنس“



منہاج القرآن ویکن لیگ کے وفد کی بحکم، خوشاب اور میانوالی میں اسی ران انقلاب کی فیلمیز سے ملاقا تیں





دارالعلوم فریدیہ قادری ملحقہ دربار فریدیہ  
بستی اول ہے شاہ جھنگ صدر

شوال 1440ھ

علماء زیرگرانی  
حافظ عبد القدر قادری  
ڈاکٹر محمد رفیع الدین قادری

اخیریات علماء  
محمد رفیع نجم  
(ناسبتاً علی کو ذکریش تیجیت)

خصوصی خطاب  
شاعر و شیخ الاسلام امام محمد طاہر القادری  
علیہ السلام صاحبزادہ  
سید ہدایت رسول شاہ

(اخیریت مہمان القرآن فصل یاد)

صاحبزادہ  
محمد صبغت اللہ قادری  
ایڈیشن پر بار فریدیہ

تلذیث  
قادری سید خالد حمید قادری  
فاضل پیدائش از خضر  
منزیلہ مساجد پیغمبر مسیح امیر

محفل سنان

منظور نشر حضور شیخ الاسلام

شہزادہ رادان

لہور Q.TV

معتمد

علی شہرت یافتہ

محمد شکیل طاہر

لہور

نقابت

معروف سائیں کار

قادری

فاطمہ بنت عاصمہ

شہریاز قمر فریدی

خصوصی آئندہ مرکزی قائدین، مشائخ و سکارز

ڈاکٹر سید رایم بن واجمات

چیف  
اگرے ائرزر  
منہاج القرآن انٹرنیشنل

شیخ الاسلام

واکیف محمد طاہر القادری

کی مختلف نشریات مفتولات

سی ڈی لائبریری

دار الفرید المعرفت فیڈیو یوت

علیہ السلام عبید گاہ جنگ صدر

میں دستیاب ہیں

وقات وزیر اعظم تامغہ

پر گرام انشا عالمہ  
قرآن خونی — بعد ازاں نظریہ  
علم ربانی — بعد ازاں نظریہ  
رسام چارچوپا — بعد ازاں نظریہ  
محفل ذکر صفائی — بعد ازاں نظریہ  
خصوصی خطاب — بعد ازاں نظریہ  
آخی میں لکھتی قیم ہوگا  
خواتین لیئے پابدہ انتظام

ڈاکٹر سید رایم بن واجمات  
صالح زادہ محمد طاہر قادری و تحریک منہاج القرآن جمگ

0334-6331063 , 0333-6767094